ماڈیول نمبر 1 / ماڈیول نمبر 2
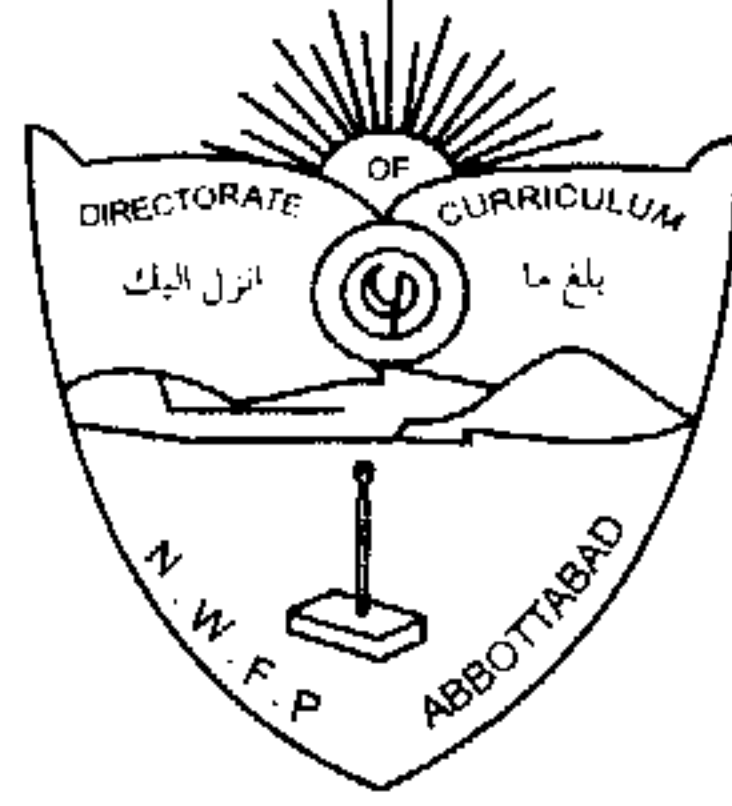
تدریس شہریت اور تدریس تاریخ

برائے تربیت کار اور ماہر مضمون اساتذہ

برائے انٹرمیڈیٹ کلاسز **(XI - XII)**

(دوران ملازمت تربیتی کورس برائے ماہر مضمون اساتذہ)

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

جنوری-فروری 2003ء

تصحیح نامہ اغلاط ماڈیول تدریس شہریت/تاریخ (گیارھویں و بارھویں)

نمبر شمار	صفحہ نمبر	لائن نمبر	غلط الفاظ/ جملے	درست الفاظ/ جملے
1	7	آخری لائن	-	تہذیبی
2	13	1	-	قابل ترین
3	21	5	صحت سہولیات	صحت کی سہولیات
4	27	10	-	البتہ
5	28	1	-	طرح
6	45	17	تجاری سامان	تجارتی سامان

پیش لفظ

نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد نے دوران ملازمت اساتذہ (In-service Teachers) کے لئے ایک جامع تربیتی کورس کا اہتمام کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ بھر کے مڈل، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے تمام مضامین کے اساتذہ دوران ملازمت تربیتی کورس سے مستفید ہوں گے۔ اور ان کی پیشہ ورانہ مہارتوں کی نشو ونما ہوگی۔

حکومت صوبہ سرحد سکول اور خواندگی پشاور کی تعلیمی پالیسی 2002 ---- 2004 تک عنوان ''ٹیچر ٹریننگ پروگرام'' کے تحت سکیم ''تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے فعال تعلم کا ماحول بہتر بنانا'' کے پیش نظر ایک فعال اور جامع مہم کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اور اس منصوبہ بندی کے تحت صوبہ بھر کے جماعت ششم سے انٹرمیڈیٹ تک سائنس اور آرٹس کے تمام مضامین کی فعال، مؤثر اور نتیجہ خیز تدریس کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے۔

دوران ملازمت ٹیچرز ٹریننگ پروگرام کو زیادہ فعال اور کامیاب بنانے کی غرض سے ایک ''سروے سٹڈی'' کا اہتمام کیا گیا۔ تاکہ طلبہ کی مشکلات تدریسی عملہ کی ضروریات اور متعلقہ ٹیچرز کی توقعات پر مبنی معلومات اکٹھی کی جاسکیں۔

''سروے سٹڈی'' کے لئے تکنیکی آلات انٹرویو، سوالنامے، ''سروے سٹڈی فارم'' اور کمرہ جماعت کی مشاہدہ چیک لسٹ کی صورت میں وضع کئے گئے تھے۔ سروے سٹڈی کے لئے چند مڈل، ہائی، ہائر سکنڈری زنانہ/مردانہ، شہری/دیہاتی سکولوں کا انتخاب کیا گیا تھا۔ ریسرچ ٹیم ڈائریکٹریٹ آف کریکولم اینڈ ٹیچر ایجوکیشن صوبہ سرحد ایبٹ آباد کی ڈپٹی ڈائریکٹر ٹریننگ ونصاب اور لوکل آفس کے ماہرین مضمون پر مشتمل تھی۔

''سروے سٹڈی'' کی رپورٹ کی روشنی میں INSET پروگرام کا لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اور اس کے مطابق تربیت کار کے لئے راہنما اور زیر تربیت اساتذہ کے لئے ہر مضمون کے ماڈیولز تیار کر لیے گئے ہیں۔ جو جدید ترین فعال طریقہ تدریس کی مہارتوں کے عملی استعمال پر مشتمل ہیں۔

تمام مضامین کی فعال اور مؤثر تدریس پر مبنی یہ ماڈیولز اساتذہ کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مضامین کے لئے دوسرے عنوانات پر بھی اس طرز پر خود ماڈیولز تیار کریں۔ اور اپنی تدریس کو فعال اور نتیجہ خیز بنائیں۔ تربیتی کورس کے لئے رہنمائے تربیت کار اس طرح مرتب کیا گیا ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک کا ہدف جماعت ششم سے جماعت دھم تک اور دوسرے کا ہدف جماعت یازدھم۔ دوازدھم (انٹرمیڈیٹ) کی نتیجہ خیز اور فعال تدریس ہے۔

عمر فاروق

ڈائریکٹر

ماڈیول کا تعارف

کسی مضمون کو متعارف کرانے سے کسی نظریے کی ترسیل کے تمام تقاضے پورے نہیں ہو جاتے۔ نظریاتی مہموں میں ہمیشہ بنیادی کردار اساتذہ کا رہا ہے۔ اگر استاد نظریے کی روح اور اس کے پس منظر سے ناواقف ہے۔ تو وہ اپنا کردار مناسب طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ الفاظ میں روح پھونکنا اور انہیں اثاثہ حیات بنا کر پیش کرنا ہی حقیقی تعلیم ہے۔

لیکن اس مضمون کو پڑھانے والے اساتذہ کی تربیت کی طرف مناسب توجہ نہیں دی گئی۔ اور اساتذہ نے روایتی انداز سے ہی پڑھانا شروع کر دیا۔ اس روایتی انداز کی پڑھائی نے طلباء کے ذہنوں کو مفلوج کر کے رکھ دیا۔ جس سے جذبہ اور بیدار مغزی ماند پڑتا جا رہا ہے۔ ہر سبق کے دوران طلباء کی براہ راست شرکت نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسے میں حکومت صوبہ سرحد نے کاوش کر کے صوبے کے تمام RITES میں اساتذہ کی تربیت کا ایک جامع پروگرام شروع کر دیا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد زیر ملازمت اساتذہ اکرام کو ایسی مہارتوں سے آگاہی فراہم کرنا ہے۔ کہ استاد کمرہ جماعت میں بحیثیت رہبر دوست اور معاون کے طلباء سے ہی سرگرمیوں کے ذریعہ تعلیم کے عمل کو آگے بڑھائے اور طلبہ سے خوف و ڈر کا مادہ ختم ہو جائے اور مفید و بامعنی تعلیم کو جاری رکھنے کا سلسلہ پھر سے تازہ دم ہو کر شروع کریں۔

اور اساتذہ بہتر اور فعال تدریسی طریقوں سے روشناس ہو جائیں گے۔

ماڈیول نمبر 1

تدریس شہریت

برائے تربیت کار / اساتذہ ماہر مضمون

برائے انٹرمیڈیٹ کلاسز (XI - XII)

(دوران ملازمت تربیتی کورس برائے ماہر مضمون اساتذہ)

نگران:	عمر فاروق، ڈائیریکٹر
رہنمائی و معاونت:	مس شمیم سرفراز مروت، ڈپٹی ڈائیریکٹر ٹریننگ اور نصاب
ترتیب و تدوین:	مس شمیم سرفراز مروت، ڈپٹی ڈائیریکٹر ٹریننگ اور نصاب
مصنف:	ریاض احمد ماہر مضمون شہریت، تاریخ گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول بگنوتر ایبٹ آباد۔
اشاعت:	نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد
تاریخ اشاعت	جنوری ۔ فروری 2003ء
کمپوزنگ	قاضی پرنٹرز، اڈہ گامی ایبٹ آباد
پرنٹنگ	گورنمنٹ پرنٹنگ پریس صوبہ سرحد پشاور

عنوانات تدریس شہریت

۱) فرد اور معاشرہ کی باہمی تعلق ۔ معاشرہ کی خصوصیات اور مقاصد

۲) قانون کا مفہوم، ماخذ اور اسلامی قانون کے ماخذ

۳) ریاست کے مقاصد ۔ ریاست اور حکومت میں فرق

۴) پاکستانی ثقافت اور اسکی خصوصیات

۵) پاکستان کا سپریم کورٹ، تنظیم، اختیارات وفرائض

ماڈیول کے مقاصد

تربیت کار اساتذہ اس قابل ہو جائیں کہ:

۱) فعال تعلیم کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

۲) فعال تعلیم کے لئے اس طرز پر / اس سے بہتر باقی عنوانات کیلئے خود ماڈیولز تیار کر سکیں۔

۳) ماڈیول میں شامل دلچسپ سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ کی شمولیت کو یقینی بنا سکیں۔

۴) طلبہ کو خود کام کرنے، خود سوچ کر تصورات اخذ کرنے کے مواقع فراہم کر سکیں۔

۵) انفرادی تعلیم کو توجہ دے سکیں۔

۶) کمرہ جماعت کے ماحول کو اس قسم کی عملی سرگرمیوں کے ذریعے فعال، دلچسپ اور موثر بنا سکیں۔

۷) رٹنے کی بجائے تصورات اخذ کر کے اہم نکات کی وضاحت کر سکیں۔

۸) جوڑے / گروپ میں کام کر کے آزادانہ اظہار خیالات کر سکیں۔

مضمون شہریت Civics

گیارھویں جماعت

تصورِ تدریس: فرد اور معاشرہ کا باہمی تعلق، معاشرہ کی خصوصیات اور مقاصد

تدریسی مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء اور طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ

۱) معاشرہ کی تعریف اور فرد کا باہمی تعلق بتا سکیں۔
۲) معاشرہ کی خصوصیات اور مقاصد کی وضاحت کر سکیں۔

تدریسی معاونات: تختہ سیاہ، چاک، کمرہ جماعت میں موجود اشیاء

موادِ تدریس: **معاشرے کا مفہوم**

معاشرہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی مل جل کر زندگی بسر کرنے کے ہیں۔ معاشرہ کیلئے انگریزی لفظ **(Society)** ہے۔ جو لاطینی زبان کے لفظ **(Socious)** سے ماخذ ہے۔ اسکے لغوی معنی "ساتھی" کے ہیں۔ پس معاشرہ سے مراد ساتھیوں کا گروہ یا مجموعہ ہے یعنی افراد کا ایسا گروہ جو کسی مشترکہ مقاصد کے حصول کیلئے اکٹھا ہوا ہو۔

فرد اور معاشرہ لازم ملزوم ہیں۔ معاشرہ کے بغیر فرد کا وجود ناممکن ہے۔ انسان معاشرتی حیوان ہے۔ وہ معاشرہ کے اندر ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ جب ہم معاشرہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تو ہمارے خیال میں معاشرہ میں انسان کی تمام علمی و ادبی، تہذیبی و ثقافتی، اخلاقی و روحانی، سیاسی و معاشرتی منظم اور غیر منظم سرگرمیاں اور محبت و نفرت سب طرح کے تعلقات شامل ہوتے ہیں۔

مختصراً معاشرہ افراد کا ایسا گروہ ہے۔ جو اپنے (افراد) اراکین کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اور افراد اس کے بدلے میں بعض قواعد و ضوابط رسم و رواج کی پابندی کر کے معاشرہ کی اطاعت کرتے ہیں۔

ایک معاشرہ ایسے افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ جن رسوم و رواجات سماجی اقدار اور طور و اطوار کے سلسلے میں کافی حد تک مشابہت پائی جاتی ہے۔ معاشرہ کے اندر افراد کا اجتماع اتفاقیہ نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی مقصد کے حصول کی خاطر وہ اکٹھے ہوتے ہیں۔

معاشرتی زندگی جماعت بندی، اشتراک و تعاون، وفاداری، اختلافات اور تصادم جیسی متعدد خصوصیات سے عبارت ہے۔ انسانی زندگی کے ایسے پہلوؤں کے باہمی تعلق کو معاشرہ کا نام دیا جا سکتا ہے۔

۱) فرد اور معاشرہ کا باہمی تعلق

انسان معاشرتی حیوان ہے۔ دونوں کا باہمی تعلق بہت گہرا ہے۔ پیدائش سے موت تک فرد معاشرہ کے تعاون کا محتاج ہے۔ معاشرہ اُسکی تمام ضروریات پورا کرتا ہے۔ شخصیت اور کردار کی تعمیر معاشرہ کے اندر رہ کر ہوتی ہے۔

۲) بقائے نسل اور انسانی پرورش:

انسان بے بس لاچار پیدا ہوتا ہے۔ جانوروں کے بچوں کے برعکس انسان بچے کی پرورش بہت مشکل کام ہے۔ اگر معاشرہ نہ ہو تو بچہ پیدائش کے جلد ہی بعد مر جائے۔ اور انسانی نسل ختم ہو جائے۔

۳) صلاحیتوں کی نشوونما:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ ہر صلاحیت معاشرہ کی بدولت نشوونما پاتی ہے۔ اگر انسان کا بچہ معاشرہ کے اندر نہ رہے اور دور جنگل میں چھوڑ دیا جائے تو وہ بولنا بھی نہیں سیکھ سکے گا۔

۴) تعلیم و تربیت:

بچہ جن لوگوں میں رہتا ہے۔ جس قسم کے خاندان سے اُس کا تعلق ہے۔ وہ اُس قسم کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اور ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔

۵) ضروریات کی تکمیل:

فرد کو روٹی کپڑا اور مکان کی بنیادی ضروریات کے علاوہ دیگر بے شمار اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے۔ تقسیم کار کے اصول کی بدولت معاشرے کے افراد ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں۔

۶) فراغت:

انسان کی تہذیبی اور ثقافتی ترقی فراغت کی مرہون منت ہے۔ جو اسکو معاشرہ کی بدولت میسر آتی ہے۔ تمام علمی، ثقافتی اور تفریحی سرگرمیاں فراغت کے لمحات کی پیداوار ہیں۔ جیسے معاشرہ سے باہر رہ کر حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔

۷) تہذیبی و ثقافتی ترقی:

انسان کی زبان، تہذیب و تمدن، علم فلسفہ، سائنس سب کی ترقی معاشرے کی بدولت ممکن ہوتی ہے۔ نئی نئی آرام دہ ایجادات معاشرہ کی بدولت ہیں۔

۸) ورثے کی منتقلی:

معاشرہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ ہر نسل کی ترقی کے تجربات کو اگلی نسل تک منتقل کرتا ہے۔

معاشرہ کی خصوصیات:

(i) فکر وعمل کی یک جہتی:

معاشرہ ہم خیال افراد کا مجموعہ ہوتا ہے۔اور یہ ہم خیالی ہی اُنہیں مشترکہ مفادات کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون پر مجبور کرتی ہے۔ کیونکہ جس معاشرہ میں نظریاتی اختلافات ہوں وہاں خودغرضی اور نفرتوں کا رنگ نظر آتا ہے۔

(ii) مشترکہ مقاصد:

یہ مشترکہ مقاصد وقتی یا عارضی نہیں ہوتے بلکہ دائمی اور مستقل ہوتے ہیں۔

(iii) پائیدار اور مستقل:

افراد کے مابین ایک پائیدار رشتہ قائم ہوتا ہے۔اور وہ ان مقاصد کیلئے مستقل جدوجہد کرتے ہیں۔

(iv) قدرتی ادارہ:

یہ مصنوعی طور پر وجود میں نہیں آیا۔ ہر فرد پیدائش کے فوراً اور معاشرہ کا رکن بن جاتا ہے۔

(v) ہمہ گیریت:

انسانی زندگی کے تمام معاملات اس میں شامل ہیں۔فرد کی زندگی کا کوئی پہلو اس سے باہر نہیں ہوتا۔فرد کے تمام رشتے اس میں شامل ہوتے ہیں۔

(vi) تغیر پذیر:

افراد اور معاشرہ کے اپنے اصول اور قوانین ہوتے ہیں۔لیکن وہ جامد نہیں ہوتے۔

معاشرے کے مقاصد:

۱) انسانی ضروریات کی تکمیل: بنیادی ضروریات بے شمار ہوتی ہیں۔جن کی تکمیل معاشرہ کرتا ہے۔

۲) انسانی زندگی کا تحفظ: مصائب، وباؤں اور آفات میں انسان بے بس ہو جاتا ہے۔اکیلا فرد مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۳) صلاحیتوں کی نشونما: معاشرہ میں رہ کر ہی صلاحیتیں نشو ونما پاتی ہیں۔اور افراد کی شخصیت مکمل ہوتی ہے۔

۴) تہذیبی وثقافتی اقدار کا تحفظ: آئندہ آنے والی نسلوں میں وحدت فکر وعمل کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

طریقہ تدریس: ۔ ۔ ۔ نمبر 1

معاشرہ کا مفہوم، خصوصیات اور مقاصد

تختہ سیاہ کی سرگرمیاں

۱) معاشرہ کا مفہوم اور فرد کا باہمی تعلق
گروپ نمبر 1، نمبر 2، نمبر 3
۲) معاشرہ کے مقاصد و خصوصیات
گروپ نمبر 4، نمبر 5، نمبر 6

۱) طلباء کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲) درج ذیل عنوانات تختہ سیاہ پر لکھیں۔

۳) معاشرہ کا مفہوم اور فرد کا باہمی تعلق

3) گروپوں سے کہیں کہ اپنے پاس متعلقہ عنوانات نوٹ کرلیں۔

4) مختلف گروپوں سے کتاب کا صفحہ نمبر 41 تا 45 تک کھول کر پڑھنے کا کہیں

5) اب اُن سے کہیں کہ متعلقہ عنوانات پر اپنے اپنے گروپوں میں بحث کریں۔

6) بحث ختم کرنے کے بعد اہم نکات اپنے پاس نوٹ کرنے کو کہیں۔

7) اب گروپ لیڈر کو باری باری اپنا اپنا کام پیش کرنے کو کہیں۔

8) اب خود اہم نکات تختہ سیاہ پر نوٹ کرتے جائیں۔

9) پیشکش کے اور تمام متعلقہ عنوانات کی مزید وضاحت کیلئے ماحول میں پائی جانے والی مثالیں بتانے کو کہیں۔

10) پوچھیں کہ ان سرگرمیوں سے ہم نے کیا سیکھا۔(2،3 سے کہیں)

11) آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

سرگرمی نمبر 2　　　　خود آزمائی

سوال نمبر 1:　　درست جواب کا انتخاب کیجئے (5)

لفظ (Socious) کونسی زبان کا لفظ ہے؟

i)　جرمنی　(ii) یونانی　(iii) لاطینی　(iv) انگریزی

عربی میں معاشرہ کے معنی ہیں۔

(i) ساتھی　(ii) مل جل کر زندگی بسر کرنا　(iii) گروپ　(iv) محلّہ

انسان کی صلاحیتوں کی نشو و نما کہاں ہوتی ہے؟

i)　جنگل　ii)　ماں کی گود　iii)　معاشرہ　iv)　گھر

معاشرہ میں مشترکہ مقاصد کیا ہوتے ہیں۔

i)　عارضی　ii)　مستقل　iii)　خودغرضی　iv)　نفرت

بنیادی ضروریات کے علاوہ دیگر ______ ضروریات ہیں۔

i)　تھوڑی سی　ii)　بے شمار　iii)　روٹی کپڑا　iv)　مکان

سوال نمبر II درست جوابات کے گرد دائرہ لگائیں۔ (۵)

۱)　معاشرہ کو انگریزی میں Socious کہتے ہیں۔　درست / غلط

۲)　معاشرہ کے بغیر فرد کا وجود ممکن ہے۔　درست / غلط

۳)　بچہ جن لوگوں [illegible] تعلیم حاصل کرتا ہے۔　درست / غلط

۴)　بنیادی ضروریات روٹی، کپڑا اور مکان ہیں۔　درست / غلط

۵)　انسانی زندگی کا تحفظ معاشرہ میں ہے۔　درست / غلط

Score
کل نمبر 10
طالب علم %

سرگرمی نمبر 3　　　خلاصہ سبق

اہم نکات:

۱) معاشرہ انسانوں کے ایسے گروہ کا نام ہے۔ جو کسی نہ کسی طور پر منظم ہوں۔ اور انہی مخصوص طرز زندگی، رسم ورواج، ثقافت، تہذیب، قوانین اور اُصول وضوابط کے تحت الگ پہنچائے جائیں۔

۲) انسان وہی کچھ ہے۔ جو معاشرہ اُسے بناتا ہے۔ وہ اپنی ساری زندگی معاشرہ میں بسر کرتا ہے۔ معاشرہ میں رہ کر اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو اُجاگر کرتا ہے۔ معاشرہ کے بغیر نہ تو انسان کی کوئی اخلاقی حیثیت ہے۔ اور نہ ہی اُسے کوئی درجہ حاصل ہے۔ اسکی بدولت ہی اُسکو اپنی ذات کا مکمل شعور حاصل ہوتا ہے۔

۳) معاشرہ کے مقاصد:

معاشی ضروریات کی فراہمی۔ رہائش کا بندوبست، تحفظ زندگی بچپن میں انسان کی نگہداشت اور حفاظت، اجتماعی ضروریات کا حصول فراغت کے لمحات کا بہتر استعمال۔

۴) معاشرہ کی خصوصیات:

افراد، ہم آہنگی، وحدت عمل، رکنیت قدرتی انجمن، مساوات، مستقل وجود۔

۵) شخصیت کی تعمیر:

مقام انسانیت، پرورش اطفال، ضروریات زندگی، فراغت، تحفظ جان ومال، تہذیب وثقافت، تعاون اور اخوت

سرگرمی نمبر 4

گھر کے کام کیلئے طلباء کو درجہ ذیل ہدایات دیں۔

۱) فرد اور معاشرہ کے باہمی تعلق اور معاشرہ کے مقاصد کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۲) اگلے روز گروپ لیڈر کی مدد سے طلباء کا گھر کا کام چیک کریں۔

مضمون شہریت Civics

گیارھویں جماعت کیلئے

تصورتدریس: قانون کامفہوم، ماخذ اور اسلامی قانون کے ماخذ

تدریسی مقاصد:

اُس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء اور طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ

۱) قانون کامفہوم اور تعریف بتاسکیں۔

۲) قانون کے ماخذ اور اسلامی قوانین کے ماخذ کی وضاحت کرسکیں۔

۳) قانون کی اہمیت اور احترام کو سیکھ سکیں۔

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ، چاک، کمرہ جماعت میں موجود اشیاء (کارڈز جن پر عنوانات درج ہیں)

مواد تدریس:

قانون کامفہوم: لفظ (Law) جرمن لفظ (Lag) سے مشتق ہے جس سے مراد ہموار جامد اور یکساں ہو۔ انگریزی میں اس سے مراد اصل وقواعد کی یکسانیت ہے۔ لفظ "قانون" عربی زبان کا لفظ ہے۔ جو قدیم یونانی لفظ (Kanon) سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس سے مراد دستور یا قاعدہ ہے۔ اس کے باوجود لفظ کی متعدد طریقوں سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سائنسی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی قوانین وغیرہ۔

شہریت میں قانون سے مراد "ایسے اصول اور قواعد ہیں جو ریاست کی جانب سے حکومت وضع کرتی ہے۔ نافذ کرتی ہے۔ اور خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دلاتی ہے۔"

قانون کے بغیر ریاست میں نظم وضبط اور امن وامان برقرار نہیں رہ سکتا۔ اور نہ معاشرتی زندگی سے الجھاؤ اور تصادم ختم ہو سکتا ہے۔

شہریوں کی پُرسکون اور خوشحال زندگی کے لئے قانون نہایت ہی ضروری ہے۔

قانون کی تعریف:

مختلف مفکرین نے مختلف آراء دی ہیں۔

۱) جان آسٹن "قانون ایک برتر کا کمتر کو دیا گیا حکم ہوتا ہے"۔

۲) ٹی۔ایچ۔گرین "قانون حقوق وفرائض کا ایسا نظام ہے۔جسے ریاست نافذ کرتی ہے"۔

۳) سالمنڈ "اصولوں کا ایسا مجموعہ ہے جسے ریاست نافذ کرتی ہے۔اوران کے مطابق مقدمات کے فیصلے کیے جاتے ہیں"۔

۴) وڈرولسن "قانون تسلیم شدہ افکاروعادات کا وہ حصہ ہوتا ہے۔جو یکساں قواعد وضوابط کی صورت میں باقاعدہ واضح طور پر تسلیم کرلیا گیا ہواور جس کو حکومت کے اختیاراور پشت پناہی حاصل ہو"۔

قانون کے ماخذ (Sources of Law)

پروفیسر ہالینڈ کے نزدیک قانون کے چھ اہم ماخذ ہیں۔

رسم ورواج، مذہب، عدالتی فیصلے، عدل وانصاف اورقانون سازی اورفقہاء کی آراء(ماہرین قانون کی علمی تشریحات)

۱) رسم ورواج:

قدیم معاشرے میں چونکہ قانون سازاور قانون کونافذ کرنے والا کوئی بااختیارادارہ موجود نہ تھا۔اس لئے رسم ورواج ہی سماجی تعلقات کومنضبط کرتے ہیں۔جولوگوں میں نسل درنسل خودبخودمنتقل ہوتے رہتے تھے۔جب ریاست وجود میں آئی تو بہت سے رسم ورواج جومعاشرے کی فلاح وبہبود کیلئے مفید سمجھے گئے انھیں قانون کی شکل دی گئی۔مثلاً انگلستان کا قانون عامہ رسم ورواج پرمبنی ہے۔

جابر سے جابرحکومت بھی قوانین واضع کرتے وقت رسم ورواج کونظرانداز نہیں کرسکتی۔

۲) مذہب:

پرانے زمانے میں مذہب صرف عقائدوعبادات تک محدود نہ تھا۔مذہب پرستی جنون کی حدتک پہنچ گئی تھی۔زندگی کا ہر پہلو مذہب پرستی جنون کی حدتک پہنچ گئی تھی۔زندگی کا ہر پہلو مذہب سے متاثر تھا۔بادشاہ مذہبی رہنما سمجھا جاتا تھا۔اس کے احکامات کی تابعداری مذہبی فریضہ سمجھ کر کی جاتی تھی۔ان احکامات کوریاست تسلیم کرتی تھی۔اورقانون کی شکل میں نافذ کرتی تھی۔ہر ریاست میں مذہبی رسومات کے مطابق قانون بنتے تھےکوئی ریاست مذہب کے خلاف کسی قسم کا قانون نہیں بناسکتی تھی۔

۳)   عدالتی فیصلے:

جب بہت سے انسان معاشرہ میں رہیں گے۔ تو آپس میں لڑائی جھگڑا بھی ہوگا۔ قدیم معاشرہ میں اس قسم کے جھگڑے۔ خاندان یا برادری کے قابل ترین افراد کے سپرد کردیئے تھے۔ اس طرح وہ قضاۃ (Judges) بن گئے۔ اور ان جیسے مسائل میں ان کے فیصلے قبول کئے جانے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ قاضی اہم اشخاص ہو گئے وہ دوسروں کے مقابلے میں رواج کو بہتر طور پر جانتے تھے۔ ان کے فیصلے قاضیانہ فیصلے ہو گئے۔ اس طرح عدلیہ کا وجود ظہور پزیر ہوا۔ عدلیہ کا کام قانون وضع کرنا نہیں ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات قانون کسی خاص معاملے کے بارے میں مبہم اور غیر واضح ہوتا ہے۔ یا انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتا تو ایسے حالات میں جج صاحبان اپنی بصیرت سے کام لیکر قانون کی تشریح کردیتے ہیں۔ اور فیصلہ کردیا جاتا ہے۔ یہ فیصلہ وقت کے ساتھ ساتھ ایک نظیر کی حیثیت اختیار کرلیتا ہے۔

ماتحت عدالتیں مبہم قوانین کی صورت میں انہی نظائر سے راہنمائی حاصل کرتی ہیں اور یوں یہ فیصلے عدالتی قانون کی حیثیت اختیار کرلیتے ہیں۔ انھیں نمو ما ججوں کے وضع کردہ قوانین بھی کہا جاتا ہے۔

۴)   عدل وانصاف

اس کا مطلب مساوات اور معدلت کے ہیں۔ معدلت عربی زبان کا لفظ ہے۔ جسکا لغوی مفہوم عدل وانصاف کی رو سے فیصلہ کرنا ہے۔ علم قانون کی رو سے معدلت کا مطلب جج کا وہ اختیار ہے جسکی بناء پر وہ کسی مقدمے کا فیصلہ انصاف کے مطابق کرتا ہے۔ بعض اوقات مروجہ قانون کسی خاص مسئلہ کی خاطر خواہ حل نہ پیش کرسکے اور حق وانصاف کا خون ہو رہا ہو تو جج صاحبان اپنی عقل وفراست سے کام لے کر انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ اس طرح ایک نئے قانون کا اضافہ ہوتا ہے۔ جسکی بنیاد حق وانصاف یا عدل وانصاف پر رکھی جاتی ہے۔ مساوات ایک نئے قانون کو بنانے یا پرانے کو بدلنے کا ایک رسمی طریقہ ہے۔

۵)   قانون سازی:

قدیم معاشروں میں قانون سازی کیلئے کوئی مستقل ادارہ موجود نہ تھا۔ بلکہ قوانین رائج الوقت تصورات ہی پر مبنی ہوتے تھے۔ لیکن انسانی تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ اور نئے مسائل سے عہدہ براہونے کیلئے قانون سازی حکومت کا اہم فریضہ شمار ہونے لگا۔ مقننہ کا فرض ہے کے قانون سازی کے وقت عوام کی خواہشات، مذہبی عقائد اور نظریات کو پیش نظر رکھے۔ تاکہ ایسا قانون بنایا جاسکے جسے عوام کی تائید حاصل ہو۔

۶)   علمی تشریحات:

یہ لوگ براہ راست قانون سازی میں حصہ نہیں لیتے۔ ہر حکومت قوانین وضع کرتے وقت ان ماہرین کی تشریحات اور رائے کو پیش رکھتی ہے۔
یہ رائیں حقیقتاً قانون نہیں ہوتیں۔ لیکن جب کوئی بڑی عدالت اس قسم کی رائے کو تسلیم کرلیتی ہے۔ تو وہ مروجہ قانون کا ایک جزو بن جاتی ہے۔

اسلامی دنیا میں امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام شافعیؒ کی آراء کو احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اسلام میں قانون:

"حقوق وفرائض کا ایک ایسا مجموعہ جس کے مطابق ہر فرد اس دنیا میں کامیاب زندگی گزار سکے۔ اور اپنے آپ کو آخرت کی دائمی زندگی کیلئے تیار کرے"۔

"تم میں سے ہر ایک کیلئے ہم نے خاص شریعت اور خاص طریقت تجویز کی تھی۔ اور ہم حکم دیتے ہیں کہ اپ ان کے باہمی معاملات میں اس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے۔ اور ان کی خواہشوں پر عمل درآمد کیجئے۔ اور ان سے یعنی ان کی اس بات سے احتیاط رکھیئے کہ وہ آپ کو خدا تعالی کے بھیجے ہوئے کسی حکم سے بچلا دیں۔

اسلامی قانون کے ماخذ:

۱) قرآن حکیم:

قرآن میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں کیلئے بنیادی قوانین فراہم کردیئے گئے ہیں۔ قرآن میں موجود بنیادی قوانین حتمی نوعیت کے ہیں۔ وقت اور حالات میں تبدیلی کے باوجود ان میں کسی قسم کی تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔

۲) سنت یا حدیث:

سنت کے لغوی معنی راستہ یا قاعدہ یا طریقہ عمل ہے۔ اصلی معنی حضورؐ کا عمل اور حدیث سے آپؐ کے اقوال مراد ہیں۔ دونوں ایک ہی موضوع پر حاوی ہیں۔ چونکہ قرآن ہمہ گیر اصولوں یا فرائض کا ذکر کرتا ہے۔ لہذا تفصیلات عموماً سنت نبویؐ سے فراہم ہوتی ہیں۔ حدیث کی اہم کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔

i) صحیح بخاری ii) صحیح مسلم iii) سنن ابی داؤد iv) سنن ابن ماجہ v) سنن نسائی iv) جامع ترمذی

3) اجماع:

مجتہدین امت کا کسی مسئلہ پر اتفاق اور اتحاد کر لینا اجماع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا "میری امت کبھی کسی غلط کام پر متفق نہیں ہوگی" خلفائے راشدین کے دور میں باقاعدہ شورائی کی نظام قائم تھا۔ لہذا خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کے جتماعی فیصلے محترم ہیں۔

۴) قیاس:

فقہ کی اصطلاح میں دو مسئلوں میں اتحاد ملت کی وجہ سے ایک کام کو دوسرے پر لگا دینے کا نام قیاس ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور حرام قرار دینے کی وجہ نشہ ہے۔ قیاس یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہوگی۔ جن مسائل میں قرآن وحدیث میں واضح حکم موجود نہ تھا۔ وہاں پر علماء اپنے عقل علم سے قیاس کرتے ہیں۔

۵) فقہ اسلامی

فقہ سے مراد وہ علم ہے جو چار فقہا امام احمد بن حنبلؒ امام شافعیؒ امام مالک اور امام ابوحنیفہؒ نے مرتب کیا ہے۔ان آئمہ کرام نے اسلامی قانون و باقاعدہ فقہی قواعد کی رو سے مختلف موضوعات اور ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ایک ایسا اسلامی ضابطہ قانون تیار ہو گیا۔ جو آنے والے ادوار کیلئے روشنی کا مینار ہے۔

طریقہ تدریس:۔

سرگرمی نمبر 1

قانوں کا مفہوم: تعریفیں، ماخذ اور اسلامی قانون کے ماخذ

۱) طلبہ کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں

۲) درجہ ذیل عنوانات کارڈز پر لکھ کر ہر گروپ کو ایک ایک کارڈ دے دیں۔

۳) قانون کا مفہوم و تعریفین، قانون کے ماخذ، اسلامی قوانین کے ماخذ۔

۴) عنوانات کے مطابق گروپوں کو درسی کتاب نمبر 149, 150, 151, 152 اور 160 کھولنے کو کہیں۔

۵) مطالعہ کے بعد طلبہ سے کہیں کہ متعلقہ عنوانات پر اپنے اپنے گروپ میں بحث کریں۔

۶) بحث ختم کرنے بعد اہم نکات اپنے پاس نوٹ کرنے کو کہیں۔

۷) اب گروپ لیڈرز کو باری باری اپنا اپنا کام پیش کرنے کو کہیں۔

۸) اب خود اہم نکات تختہ سیاہ پر نوٹ کرتے جائیں۔

۹) پیشکش کے بعد تمام طلبہ کو متعلقہ عنوانات کی مزید وضاحت کیلئے ماحول میں پائی جانے والی مثالیں بنانے کو کہیں۔

۱۰) 2 یا 3 طلبہ سے پوچھیں کہ ان سرگرمیوں سے ہم نے کیا سیکھا۔

۱۱) خود آزمائی کے کارڈز سرگرمی جانچنے کیلئے گروپوں میں تقسیم کریں۔

۱۲) آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

۱۳) گھر کا کام:۔ طلبہ کو تاکید کریں کہ اس پڑھے ہوئے سبق پر کل " کوئیز پروگرام " ہوگا۔لہذا آپ سب انفرادی طور پر اس مقابلے میں مکمل تیاری سے آئیں۔

سرگرمی نمبر ۱۱ خود آزمائی

سوال نمبر ۱ خالی جگہوں کو پُر کریں۔

۱) انگریزی میں قانون سے مراد ______ کی یکسانیت ہے۔

۲) قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو ______ دی جاتی ہے۔

۳) قانون کے بغیر ریاست میں نظم وضبط ______ رہ سکتا۔

۴) پروفیسر ہالینڈ کے نزدیک قانون کے ______ اہم ماخذ ہیں۔

۵) انگلستان کا قانون عامہ ______ پرمبنی ہے۔

سوال نمبر ۲ صحیح یا غلط پر دائرہ لگائیں۔

۱) جب ریاست وجود میں آئی تو بہت سے رسم ورواج معاشرے کی فلاح کیلئے موجود تھے۔ درست / غلط

۲) کوئی ریاست مذہب کے خلاف کسی قسم کا قانون نہیں بنا سکتی۔ درست / غلط

۳) عدلیہ کا کام قانون بنانا ہے۔ درست / غلط

۴) اسلام کے مطابق ہر شخص اپنے آپ کو آخرت کی دائمی زندگی کیلئے تیار کرے۔ درست / غلط

۵) کسی مسئلہ پر اتفاق اور اتحاد نہ کرنے کو اجماع کہا جاتا ہے۔ درست / غلط

سوال نمبر ۳ آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

۱) قانون سے مراد ایسے اصول اور قواعد ہیں جو ریاست کی جانب سے حکومت وضع کرتی ہے۔ نافذ کرتی ہے۔اور خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دلاتی ہے۔

۲) قانون کے ماخذ چھ ہیں۔رسم ورواج، مذہب، عدالتی فیصلے، عدل وانصاف، قانون سازی اور ماہرین قانون کی علمی تشریحات۔

۳) اسلام میں قانون سے مراد حقوق وفرائض کا ایسا مجموعہ جس کے مطابق ہر فرد اس دنیا میں کامیاب زندگی گزار سکے اور اپنے آپ کو آخرت کی دائمی زندگی کیلئے تیار کرے۔

۴) اسلامی قوانین کے ماخذ قرآن حکیم، سنت یا حدیث، اجماع، قیاس اور فقہ اسلامی ہیں۔

۵) فقہ کی اصطلاح میں دو مسئلوں میں اتحاد ملت کی وجہ سے ایک کام کو دوسرے پر لگا دینے کا نام قیاس ہے۔

سرگرمی نمبر ۱۷ گھر کا کام

۱) طلبہ کو کہیں گے کہ اسلامی قوانین کے ماخذ کو اپنے الفاظ میں تحریر کر کے لائیں۔
۲) دوسرے روز گروپ لیڈرز کی مدد سے طلبہ کے گھر کے کام کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔

سبق نمبر ۱۱

عنوان: قانون کا مفہوم قانون کے ماخذ، اسلامی قانون پر " کوئیز پروگرام "

تدریسی مقاصد: اس ذہنی آزمائش کے مقابلہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے؟

۱) مقابلہ کے ذریعہ زیر بحث عنوان کی اچھی طرح وضاحت کر سکیں۔
۲) سوالات اور جوابات کی مہارت سیکھ سکیں۔

معاونات: بورڈ، چاک

سوالات کے کارڈز:

ہدایات برائے تیاری: پروگرام کیلئے درجہ ذیل اقدامات کریں۔

۱) دو ٹیمیں بنائیں، دونوں ٹیموں کو "نام" دیں۔
۲) دو ٹیموں کے لیڈر نامزد کریں۔
۳) تختہ سیاہ پر درجہ ذیل طرز پر بنائیں۔
۴) بتائیں کہ ہر ٹیم سے دس دس سوالات باری باری پوچھے جائیں گے۔
۵) ٹیم متفقہ طور پر اپنا جواب لیڈر کو بتائیں گے۔ صرف لیڈر جواب دے گا۔
۶) ٹیم کو آپس میں مشورہ کی اجازت ہے لیکن خاموشی سے۔
۷) ہر سوال کیلئے ایک منٹ دیا جائے گا۔
۸) صرف پہلی بار کے جواب کو مقابلہ میں شامل کیا جائے گا۔
۹) ہر سوال کا ایک نمبر ہوگا۔ اور غلط کو (X) نشان سے ظاہر کیا جائے گا۔
۱۰) دو طلبہ کو بورڈ کی سکورنگ کی ذمہ داری سونپ دیں۔

تختہ سیاہ کی سرگرمی

گراف بنائیں

ٹیم الف		ٹیم ب	
سوال نمبر	نشانات	سوال نمبر	نشانات
1		4	
2		5	
3		6	

سرگرمی نمبر II

۱) کارڈز کے لفافے طلبہ کو دکھائے ہوئے میز پر رکھیں۔

۲) کارڈز کو طلبہ کے سامنے آپس میں مکس کر دیں۔

۳) پہلا سوال ٹیم الف سے کریں۔اور دوسرا سوال ٹیم ب سے پوچھیں۔

۴) تمام طاق نمبر کے سوالات ٹیم الف سے پوچھیں اور تمام جفت نمبر کے سوالات ٹیم ب سے پوچھیں۔

۵) درست جواب کیلئے تالیاں بجوائیں۔حوصلہ افزائی کریں۔

۶) مخالف ٹیم کے منفی تاثرات کو حوصلہ شکنی کریں۔

۷) اسی طریقہ سے باری باری دس، دس سوالات مکمل کریں۔

۸) اب آخر میں دونوں کالم کے درست نشانات الگ الگ شمار کریں اور تختہ سیاہ کے آخر میں کل نمبر درج کریں۔

۹) جیتنے والی ٹیم کا اعلان کریں۔تالیاں بجوائیں اور حوصلہ افزائی کروائیں۔

۱۰) ہارنے والی ٹیم کو آئندہ بہتر کارکردگی کیلئے کہیں۔

مضمون شہریت   گیارھویں جماعت

تصور تدریس: ریاست کے مقاصد، ریاست اور حکومت میں فرق

تدریسی مقاصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ

۱)   ریاست کا مفہوم بتائیں۔
۲)   ریاست اور حکومت میں پائے جانے والے فرق کی اہمیت بتا سکیں۔
۳)   حقائق اور واقعات کو معلوم کر کے تجزیہ کر سکیں۔
۴)   جدید معلومات سے آگاہی ہو۔ جدید حقائق کے مطابق علم، رویے، اقدار اور مہارتیں سیکھ سکیں۔

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ، چاک،   کمرہ جماعت میں موجود اشیاء (طلباء اور درسی کتاب متعلقہ کتاب)

مواد تدریس:

ریاست کا مفہوم

سیاسی طور پر منظم معاشرہ کو ریاست کہتے ہیں۔

ریاست افراد کا ایسا مجموعہ ہے۔ جو کسی مخصوص علاقے پر بیرونی دباؤ سے آزاد اور مستقلاً قابض ہوں۔ جن کی منظم حکومت ہو۔ اور اسکے باشندے عاد   عت کریں۔

ریاست کیلئے چار عناصر، آبادی، علاقہ، حکومت اور اقتدار اعلیٰ لازمی ہیں۔ ان کے بغیر ریاست کا تصور ناممکن ہے۔ آبادی اور علاقے کے بارے میں کوئی حتمی اصول نہیں۔ بعض ریاستوں کی آبادی بہت کم اور بعض کی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہی حال علاقے کا بھی ہوتا ہے۔ ریاست کی مرضی ومنشا کا اظہار حکومت کے ذریعے ہوتا ہے۔

حکومت کے تین ادارے ہوتے ہیں۔ مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ۔

اقتدار اعلیٰ وہ اعلیٰ اور برتر اختیار ہے جس کی بناء پر وہ ریاست کے اندر افراد اور ادارہ سے اپنی مرضی ومنشاء منواتی ہے۔

ریاست کے مقاصد:

ریاست کے مقاصد دو طرز کے ہوتے ہیں۔

۱) بنیادی مقاصد ii) ثانوی مقاصد

بنیادی مقاصد: ان مقاصد میں درجہ ذیل مقاصد شامل ہوتے ہیں۔

۱) ملکی سلامتی و دفاع

۱) ریاست کا اولین مقصد اپنی سرحدوں کی حفاظت ہے۔ اگر ایسا نہ کرے تو دوسرا ملک اُسکی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر اس پر قبضہ کر لے۔ اس مقصد کیلئے ہر ملک اسکی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر اس پر قبضہ کرے۔ اس مقصد کیلئے ہر ملک اپنی مسلح افواج تیار کرتا ہے۔ دفاع کی مد میں ہر ملک کثیر سرمایہ صرف کرتا ہے۔

۲) داخلی امن و امان کا قیام:

داخلی امن و امان قائم رکھنا بھی ریاست کے لازمی فرائض میں شامل ہے۔ اگر ملک کے اندر انتشار بیرونی دشمن کے مقابلے میں زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ ریاست ملک کے اندر امن و امان کے قیام کی خاطر پولیس اور نیم فوجی رضا کار دستے تیار کرتی ہے۔ اور اس طرح کی قانون سازی کی جاتی ہے کہ ملک میں امن نظا وامان قائم رکھا جائے۔

۳) عدل و انصاف کی فراہمی:

عدل و انصاف کی یکساں فراہمی ریاست کی امتیازی خصوصیت ہے۔ جس ملک کے اندر لوگوں کو آسان اور سستا انصاف فراہم نہ ہو وہاں کے شہریوں کے اندر حب الوطنی کے جذبات کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ہر ملک کے اندر عدلیہ کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔
قانون کی بالادستی کی خاطر آزاد عدلیہ قائم کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ کسی ملک کی اخلاقی ترقی کا معیار وہاں کی عدلیہ کی حیثیت سے لگایا جا سکتا ہے۔

۴) **خارجہ تعلقات:**

تمام ممالک ایک دوسرے کے ساتھ رفاعی، تجارتی، تعلیمی اور ثقافتی معاملات طے کرتے ہیں۔ بیرونی دنیا اسکے ملک کو اعلیٰ مقام و مرتبہ دلا سکے۔

ثانوی مقاصد: فلاحی ریاست شہریوں کے ہر شعبہ زندگی میں ترقی کو ممکن بنانے کیلئے درجہ ذیل اقدامات کرتی ہے۔

۱) معاشی ترقی: ہر ریاست اپنے شہریوں کی ترقی کیلئے منصوبہ بندی کرتی ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ معاشی خوشحالی اور خود کفالت حاصل کر سکے۔ ریاست معاشی منصوبہ بندی بناتے وقت تمام طبقات کے مفادات کا خیال رکھتی ہے۔

۲) تعلیم وصحت عامہ: تعلیم کے بغیر کوئی ملک ترقی نہیں کرسکتا۔ لوگوں کو سیاسی شعور تعلیم کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔ یونیورسٹیاں اور کالج قائم کیے جاتے ہیں۔ لوگوں کو صحت سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

۳) سماجی تحفظ: ریاست کے تمام افراد کو ایسے مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کرسکیں۔

۴) ذرائع رسل ورسائل کی فراہمی: ملک کے اندر ذرائع مواصلات کی جدید سہولیات میسر ہیں۔

ریاست اور حکومت میں فرق:

۱) ہیت ترکیبی کا فرق: ریاست چار عناصر پر مشتمل ہوتی ہے۔ جبکہ حکومت کی کئی اشکال ہیں۔ کہیں صدارتی نظام کہیں پارلیمانی نظام کسی ملک میں جمہوری نظام اور کہیں آمرانہ نظام رائج ہے۔

۲) مخصوص علاقہ:

ریاست کا اپنا مخصوص علاقہ ہوتا ہے۔ اگر باقی تین عناصر موجود ہوں اور علاقہ نہ ہو تو ریاست کا وجود ممکن نہیں جبکہ حکومت علاقے کے بغیر بھی قائم کی جاسکتی ہے۔

۳) اقتدار اعلیٰ:

ریاست اقتدار اعلیٰ کی مالک ہے۔ تمام آئینی اختیار کی مالک ہوتی ہے۔ جس طرح وہ چاہے وہ اپنی منشاء کا اظہار کرتی ہے۔ اور اپنے مقاصد پورے کرتی ہے۔ وہ حکومت ہے۔ حکومت کے اختیارات دراصل ریاست کی طرف سے تفویض کردہ ہوتے ہیں۔ اور حکومت ان کی ریاست کی منشاء کے مطابق استعمال کرتی ہے۔

۴) وسعت:

ریاست کی وسعت حکومت کے مقابلے میں زیادہ ہے ریاست کے اندر اس کے تمام باشندے شامل ہوتے ہیں۔ جبکہ حکومت چند افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور وہ بڑے منظم اور مضبوط طریقے سے کام کرتے ہیں۔

۵) مستقل:

ریاست مستقل اور پائیدار ہے۔ جبکہ حکومت عارضی اور بدلنے والا ادارہ ہے۔ حکومت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

۶) تصور اور حقیقت:

ریاست ایک تصور ہے۔ جبکہ حقیقی صورت میں نظر آتی ہے۔ ریاست اختیارات کا سرچشمہ ہے۔ اور اختیارات کا عملی اظہار حکومت کے ذریعے ہوتا ہے۔

طریقہ تدریس:

سرگرمی نمبر 1

ریاست کا مفہوم اور مقاصد، ریاست اور حکومت میں فرق:

۱) طلباء کے گروپ بنائیں اور ہر گروپ میں ایک گروپ لیڈر منتخب کریں۔

۲) طلباء کے گروپوں کو عنوانات کارڈز پر تحریر شدہ دیں۔

۳) طلباء کو درسی کتاب کے صفحہ نمبر کے مطابق کا کہیں۔

۴) اب طلباء کو کہیں کہ متعلقہ گروپوں میں بحث کریں۔

۵) ریاست کے مفہوم کو سمجھنے کے بعد دور حاضر کی مثالوں سے وضاحت کریں۔

۶) اب گروپ لیڈرز کو اپنا اپنا کام پیش کرنے کو کہیں۔

۷) آپ خود اہم نکات تختہ سیاہ پر نوٹ کرتے جائیں۔

۸) پوچھیں کہ ان سرگرمیوں سے ہم نے کیا سیکھا، 2 یا 3 طلباء سے پوچھیں۔

سرگرمی نمبر 2 خودآزمائی:

خودآزمائی کے درجہ ذیل سوالات پرمبنی تحریری شیٹ گروپوں میں ایک ایک کرکے ریں۔

سوال نمبر 1 خالی جگہ کومناسب الفاظ سے پرکریں (۵)

۱) ریاست کیلیے ______ عناصرلازمی ہیں (۴،۵،۳،)

۲) حکومت۔ ______ کے بغیربھی قائم ہوسکتی ہے۔(آبادی، علاقہ، ریاست)

۳) حکومت ______ افرار پرمشتمل ہوتی ہے۔(تمام، چند، ریاست، شہری)

۴) داخلی انتشار ______ دشمن کے مقابلے میں زیادہ نقصان دہ ہے۔(اندرونی، بیرونی، فوجی)

۵) ریاست کااولین مقصد ______ کی حفاظت ہے۔(حکومت، ریاست، سرحدوں، قوانین)

سول نمبر 2

درست اور غلط کے گرددائرہ لگائیں۔ (۵)

۱) حکومت ریاست کے عناصر [illegible] ہے۔ درست / غلط

۲) ریاست کے باشندے عادتاً اطاعت نہیں کرتے۔ درست / غلط

۳) ستاانصاف فراہم نہ ہوتو حب الوطنی کے جذبات کمزورپڑجاتے ہیں۔ درست / غلط

۴) جکومت مستقل ادارہ ہے جبکہ ریاست عارضی۔ درست / غلط

۵) حکومت کے تین ادارے ہوتے ہیں۔ درست / غلط

نوٹ: متعلقہ خودآزمائی کی فوٹوکاپیاں گرویوں کی تعداد کے مطابق بنائیں۔

Score
کل نمبر 10
طالب علم %

سرگرمی نمبر 3　　آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

اہم نکات / خلاصہ سبق

۱) ریاست ایک ایسا ادارہ ہے جو شہریوں کی زندگی کو ایک خاص نظم وضبط کے تحت بہتر بناتا ہے۔ اور سیاسی طور پر بھی منظم معاشرہ ہوتا ہے۔ اس کے عناصر علاقہ، آبادی، حکومت اور اقتدار اعلیٰ ہیں۔

۲) ریاست کے بنیادی مقاصد ملکی ودفاع، داخلی امن وامان کا قیام، عدل وانصاف کی فراہمی اور خارجہ تعلقات ہیں۔

۳) ریاست شہریوں کے ہر شعبہ زندگی میں ترقی کو ممکن بناتی ہے۔

۴) ریاست کے اندر تمام باشندے شامل ہوتے ہیں۔ جبکہ حکومت چند افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔

۵) حکومت عارضی ہوتی ہے۔ اور بدلتی رہتی ہے۔ جبکہ ریاست مستقل اور پائیدار ادارہ ہے۔

۶) ریاست تمام آئینی اختیار کی مالک ہوتی ہے۔ لیکن وہ مقاصد حکومت سے پورے کرواتی ہے۔

۷) حکومت کی کئی اشکال ہیں۔

صدارتی، پارلیمانی، جمہوری اور آمرانہ نظام حکومت

مضمون: شہریت **Civies**

گیارھویں جماعت کیلئے

تصورتدریس: پاکستانی ثقافت اوراسکی خصوصیات

تدریسی مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

۱) ثقافت کی تعریف بتاسکیں۔

۲) پاکستانی ثقافت کی وضاحت کرسکیں۔

۳) پاکستانی ثقافت کی خصوصیات سیکھ سکیں۔

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ

چاک

کاغذ

کمرہ جماعت میں موجود اشیاء

موادتدریس:

ثقافت کا مفہوم: ثقافت ہمارے نازک جذبات واحساسات سے معرض وجود میں آتی ہے۔

کسی قوم کے افراد کے لطیف جذبات اور نازک احساسات وتخیلات کی تسکین سے قوم کو مسرت حاصل ہوتی ہے۔اور یہ جذبات خیالات کو وسعت اور روح کو تسکین پہنچاتے ہیں۔

"ثقافت سے مراد کسی معاشرے کے افراد کا طرز زندگی وتمدن کا حسن ہوتا ہے۔ثقافت عربی زبان کا لفظ ہے۔جو ثقف سے اخذ کیا گیا ہے۔اس کے لغوی معنی عقلمندی، حکمت، دانائی اور مہارت کے ہیں۔انگریزی زبان کے لفظ **(Culture)** کا اُردو ترجمہ ثقافت کیا گیا ہے۔جس کے معنی کاٹ چھانٹ، کھیتی باڑی اور کاشتکاری کے ہیں۔

" کسی قوم کی شناخت اور پہچان اس کی ثقافت ہوتی ہے"۔

ثقافت کی تعریف:

مختلف مفکرین نے ثقافت کی تعریف اپنے اپنے انداز میں کی ہے۔
چند تعریفیں درجہ ذیل ہیں۔

پروفیسر راگ رچ: "ثقافت روشنی کی قدردانی ہے۔ یہ انسانیت سے پیار کا دوسرا نام ہے۔ ثقافت ایک خوشبو ہے۔ اس سے حسن زندگی میں رابطہ پیدا ہوتا ہے۔ ثقافت ترقی یا کمال کا نام ہے۔ یہ ایک نور ہے۔ اس کی حیثیت دل کی سی ہے"۔

ایمرسن کے نزدیک "ثقافت فرد کی خودفریبی کی اصلاح کرتی ہے۔ جوانفرادیت پسند دنیا میں دینوی کامیابی، حصول طاقت اور زراندازی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔
پروف میک آئیور کے خیال میں "ہماری طرز زندگی ہماری ثقافت ہے"۔

مارلے: "ثقافت ایسے احساس کا نام ہے جو انسان میں باہمی مفاہمت اور مقبولیت پیدا کرے"۔
Coon کون: " انسان کے رہن سہن کے اصولوں کے مجموعے کو ثقافت کہتے ہیں۔ جو نسل در نسل منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

پاکستانی ثقافت:

پاکستانی ثقافت کا ارتقاء: پاکستانی ثقافت بھی مختلف ثقافتوں کے اختلاط سے عبارت ہے۔ قدیم دراوڑ، یونانی، ہٹن، مغل، اور آخر یورپی لوگوں نے برصغیر کی ثقافت پر اپنے نقوش چھوڑے ہیں۔ یہ مختلف تہذیبوں کی آماجگاہ رہا ہے۔ بیرونی تہذیبوں نے یہاں کی دولت اور وسائل سے استفادہ کیا تو دوسری طرف انہوں نے اپنے اداروں اور ثقافتی نظریات کا بیج بھی بو دیا۔

پاکستان کی آبادی پر مجموعی طور پر آریائی تہذیب نے اپنا رنگ چڑھایا۔ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ اور آبادی کا 98% حصہ مسلمان ہے۔ پاکستانی ثقافت بنیادی طور پر اسلام صرف ایک عقیدہ کا نام نہیں۔ بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ پاکستانی ثقافت دراصل اسلامی ثقافت کی دوسرا نام ہے۔

دور حاضر میں پاکستانی ثقافت جدید اور قدیم رجحانات اور اثرات کی کشمکش سے دوچار ہے۔ پاکستان کے لوگ دو مختلف متضاد ثقافتوں کو اپنانے کی بے حد کوشش میں سرگرداں ہیں۔

پاکستانی معاشرہ میں بالعموم اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ مغرب کی اندھا دھند تقلید میں مصروف ہیں۔ اور ذہنی سکون کی نعمت سے محروم ہیں ایک مضبوط طبقہ ایسا موجود ہے۔ جو شدومد سے پرانی روایات پر کاربند ہے۔ اور غلط اور گمراہ کن تصوارت ونظریات کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہے۔ ہمارے ملک میں دو ثقافتیں پروان چڑھ رہی ہیں۔

پاکستانی ثقافت کی اہم خصوصیات

۱) روحانیت:

پاکستان کی ثقافت میں وحدانیت اور رسالت کا تصور موجود ہے۔ پاکستان کا مطلب ہے "پاک سرزمین" گویا اس کا نام ہی اسلامی تہذیب اور ثقافت کا ترجمان ہے۔ مسلمان سختی سے اسلامی شعائر کی پابندی کرتے ہیں۔ غیر اسلامی عقائد ونظریات کو ناپسند کرتے ہیں۔ پاکستانی لوگوں کی معاشرت کو خالص اسلامی قرار دینا بھی درست نہیں۔ کیونکہ ان کے مذہبی نظریات اور معاشرتی طریقے غیر اسلامی اثرات سے بالکل پاک نہیں۔

۲) سادگی

سادگی کا عنصر نمایاں، تصنع اور بناوٹ کو پسند نہیں کیا جاتا۔ شادی بیاہ اور تہواروں کے موقع پر زرق برق لباس پہنے جاتے ہیں۔ لیکن عام حالات میں لباس سادہ باوقار ہوتا ہے۔ عام طور پر ملک میں شلوار قمیض پہننے کا رواج ہے۔ یورپی ملکوں کی خواتین بھی زیادہ تر شلوار قمیض اور دوپٹہ یا چادر کا استعمال کرتی ہیں۔ البتہ امراء کا طبقہ مغربی طرز زندگی کی طرف مائل ہے۔

۳) خوراک:

زیادہ تر گندم کی روٹی اور چاول کا استعمال ہوتا ہے۔ دودھ، دہی، مکھن، گھی سبھی اپنی بساط کے مطابق کھاتے ہیں۔ گوشت کے ساتھ سبزیاں اور ترکاریاں استعمال ہوتی ہیں۔

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں پلاؤ، زردہ اور قورمہ وغیرہ بڑے اہتمام سے تیار کرائے جاتے ہیں۔ آجکل چائے اور بوتلوں میں بند مشروبات کا رواج بڑھ رہا ہے۔

۴) شادی بیاہ کی رسوم:

شادی کی تقریب بینڈ باجے کے ساتھ برات کی روانگی سے شروع ہو کر انواع واقسام کے پُرتکلف کھانوں سے تواضع کے بعد جہیز کے سامان کے ساتھ واپسی پر ختم ہوتی ہے۔

والدین یا دیگر بزرگوں کی طے شدہ شادی کا عموماً رواج ہے۔ عام طور پر ایک ہی بیوی رکھنے کا رواج ہے۔

۵) پیدائش کی رسوم:

پیدائش کی رسوم بھی خوب دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔لڑکے کی پیدائش پر زیادہ مبارک خیال کیا جاتا ہے۔اور اس کی ولادت پر شادی بیاہ کی طرح پُر تکلف دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اور بعض گھرانوں میں ناچ گانے کی محفلیں بھی برپا کرتے ہیں۔

۶) مذہبی تہوار اور میلے:

یہ بھی بڑی شان وشوکت سے منائے جاتے ہیں۔عیدالفطر ماہ رمضان ختم ہونے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔اور عیدالضحیٰ ۱۰ ذی الحج کو منائی جاتی ہے۔ دونوں عیدوں پر مسلمان نئے کپڑے پہنتے ہیں۔اور پھر نماز عید کے بعد رشتہ داروں،عزیزوں اور دوستوں سے عید ملتے ہیں۔عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانور کی قربانی ہر صاحب حیثیت شخص دیتا ہے۔

۷) عرس اور میلے:

لوگ جوش وخروش سے مناتے ہیں۔اور ان میں شرکت کیلئے لوگ دور دراز سے آتے ہیں۔

۸) کھیل اور تفریح:

تفریحات اور فارغ اوقات کے مشاغل ہیں۔دیسی،مشرقی اور مغربی کھیلیں شامل ہیں۔کھیلوں میں ہاکی،سکواش،کرکٹ،فٹ بال،والی بال،ٹینس، کبڈی،گھوڑا سواری اور گلی ڈنڈا وغیرہ مقبول ہیں۔تمام لوگ ان میں دلچسپی لیتے ہیں۔

۹) روایت پرستی:

روایت پرستی سے مراد وہ تمام رسم ورواج اور طور طریقے ہیں۔جو نسل درنسل ہمارے بزرگوں سے ہمیں ملے ہیں۔

۱۰) عورت کا مقام:

مرد ہی گھر کا سربراہ ہے۔اور اسی سے شجرہ نسب چلتا ہے۔عورت کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔اسلام نے عورت کا مقام متعین کر دیا ہے۔ پاکستانی عورت نہ تو مغربی عورتوں کی طرح مادر پدر آزاد ہے۔اور نہ ہی روائتی ہندو معاشرہ کی طرح گھٹن کا شکار ہے۔اُسے گھر کی مالکن تصور کیا جاتا ہے۔ماں کے قدموں کے نیچے جنت کے تصور کو بے حد اہمیت حاصل ہے۔

۱۱) موسیقی:

اسے روح کی غذا کہا جاتا ہے۔لوگ اسے بے حد پسند کرتے ہیں۔ایسی موسیقی زیادہ پسند کی جاتی ہے۔جس میں درد اور سوز ہو۔

(۱۲)　مہمان نوازی:

پاکستانی بڑے مہمان نواز ہیں۔ ان کے گھر جو آجائے اس کی دل و جان سے خاطر تواضع کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ تحفے تحائف دینا بھی اسلامی تہذیب کا اہم جزو ہے۔

(۱۳)　علیحدگی پسند:

ذات پات، برادری کی تفریق اور دیگر تعصبات کی وجہ سے پاکستانی ثقافت کی ایک خاصیت علیحدگی پسندانہ روش ہے۔ معاشرہ چھوٹے چھوٹے قرابت دارانہ گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔

(۱۴)　اجتماعیت:

شادی کا موقع ہو یا رنج و غم کا تمام دوستوں اور عزیز و اقارب کو مدعو کیا جاتا ہے۔ سب لوگ غم اور خوشی میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ مشترکہ خاندان میں اکثر بوڑھے افراد کا راج ہوتا ہے۔

طریقہ تدریس

سرگرمی نمبر 1 پاکستانی ثقافت کا مفہوم، تعریف اور خصوصیات

تختہ سیاہ

پاکستانی ثقافت کا مفہوم، تعریف
گروپ نمبر ________
ثقافت کی خصوصایت
گروپ نمبر ________

۱) طلبہ کی مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲) درجہ ذیل عنوانات تختہ سیاہ پر لکھیں۔

☆ پاکستانی ثقافت کا مفہوم، تعریف۔

☆ پاکستانی ثقافت کی خصوصیات۔

۳) گروپوں سے کہیں کہ اپنے پاس متعلقہ عنوان نوٹ کرلیں۔

۴) گروپوں کو درسی کتاب صفحہ نمبر 272 سے 277 کھولنے کو کہیں۔

۵) درسی کتاب سے متعلقہ صفحہ پڑھنے کے بعد اب ان سے کہیں کہ متعلقہ عنوان کو اپنے اپنے گروپ میں بحث کو کہیں۔

۶) بحث کے دوران اہم نکات کو نوٹ کرنے کو کہیں۔

۷) اب گروپ لیڈز کو باری باری اپنا کام پیش کرنے کو کہیں۔

۸) اب خود اہم نکات تختہ سیاہ پر نوٹ کرتے جائیں۔

۹) پیشکش کے بعد تمام طلبہ کو متعلقہ عنوانات کی مزید وضاحت کیلئے ماحول میں پائی جان والی مثالیں بتانے کو کہیں۔

۱۰) پوچھیں ان سرگرمیوں سے ہم نے کیا سیکھا۔

۱۱) آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

سرگرمی نمبر 2 گھر کا کام

طلبہ کو تاکید کریں کہ اس پڑھے ہوئے سبق پر کل تقریری مقابلہ ہوگا۔ ہر گروپ سے دو دو طلبہ تیاری کر کے آئیں۔ اور مزید معلومات کیلئے اور کتب سے بھی مدد لیں۔

سرگرمی نمبر 3 خود آزمائی

ان سوالات کے جوابات طلبہ سے پوچھیں۔

سوال نمبر 1 خالی جگہوں کو پُر کریں۔

۱) کسی قوم کی شناخت اور۔۔۔۔۔۔۔اس کی ثقافت کہلاتی ہے۔ (پہچان)

۲) ہماری طرز زندگی ہماری۔۔۔۔۔۔۔۔ہے (ثقافت)

۳) برصغیر مختلف تہذیبوں کا۔۔۔۔۔۔۔رہا۔ (آماجگاہ)

۴) پاکستانی ثقافت دراصل۔۔۔۔۔۔۔۔ثقافت کا دوسرا نام ہے۔ (اسلامی)

۵) پاکستان اعلیٰ تعلیم یافتہ بالعموم مغرب کی۔۔۔۔۔۔۔میں مصروف ہے۔ (تقلید)

سوال نمبر 2 درست اور غلط کے گرد دائرہ لگائیں۔

۱) پاکستانی ثقافت پر مذہبی عقائد و رسومات کی چھاپ نظر نہیں آتی۔ درست / غلط

۲) مغرب کی تقلید کرنے والے ذہنی سکون کی نعمت سے محروم ہیں۔ درست / غلط

۳) پاکستانی ثقافت میں سادگی کا عنصر نمایاں ہے۔ درست / غلط

۴) خوراک میں زیادہ تر گندم کی روٹی استعمال نہیں ہوتی۔ درست / غلط

۵) مذہبی تہوار بڑی شان و شوکت سے مناتے ہیں۔ درست / غلط

سرگرمی نمبر 3 (خلاصہ سبق)

اب طلبہ کے سامنے خلاصہ پیش کریں۔

۱) ثقافت سے مراد کسی معاشرے کے افراد کا طرز زندگی و تمدن کا حسن ہوتا ہے۔

۲) کسی قوم کی شناخت اور پہچان اس کی ثقافت ہوتی ہے۔

۳) پاکستانی ثقافت بنیادی طور پر اسلام کے عقائد، اصول و نظریات اور روایات پر مبنی ہے۔

۴) پاکستانی ثقافت میں بالعموم اعلیٰ تعلیم یافتہ / امراء طبقہ مغرب کی اندھا دھند تقلید میں مصروف ہے۔ اور ذہنی سکون کی نعمت سے محروم ہے۔

۵) پاکستانی ثقافت کی خصوصیات۔

روحانیت، سادگی، خوراک، شادی بیاہ کی رسومات، مذہبی تہوار اور میلے، کھیل و تفریح، روایت پرستی، مہمان نوازی اور اجتماعیت ہیں۔

سبق نمبر ۱۱

عنوان: پاکستان کی ثقافت اور اسکی خصوصیات

تدریسی مقاصد: اس تقریری مقابلہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

۱) زیر بحث عنوان کی وضاحت کر سکیں۔

۲) ہر طالب علم میں تقریر سے نکات کو سمجھنے کی صلاحیت ہو سکے۔

۳) طلبہ اساتذہ سے بات چیت کرنے اور مسئلہ پوچھنے سے نہ گھبرا سکیں۔

معاونات:

تختہ سیاہ
چاک
عنوانات کے کارڈز
گھنٹی
گھڑی

طریقہ تدریس

سرگرمی نمبر 1

ہدایات برائے تیاری: پروگرام کیلئے درجہ ذیل اقدامات کریں۔

۱) دو ٹیمیں بنائیں، دونوں ٹیموں کو نام دیں۔

۲) دونوں ٹیموں سے دو دو طلبہ نامزد کرلیں۔

۳) بتائیں کہ ہر ٹیم کے ایک ایک طلبہ کو پانچ، پانچ منٹ دیئے جائیں گے۔

۴) طلبہ کو تقریر کے دوران خاموش رہنے کی تلقین کریں۔

۵) مقرر اگر کسی نقطہ پر رکے تو گروپ طلبہ اس کی مدد کر سکتے ہیں۔لیکن صرف نقطہ کی شکیل میں۔

۶) طلبہ کی کارکردگی اور صلاحیتیں کو اجاگر کرنے کا موقع دیں۔

۷) وقت ختم کرنے سے ایک منٹ پہلے ایک گھنٹی بجادی جائے۔

۸) تمہید، مفہوم، خصوصیات اور طلبہ کے لہجے اور تلفظ کی طرف توجہ دیں۔

۹) تقریری نمبرات کی تقسیم کی بھی پہلے سے وضاحت کردیں۔

۱۰) طلبہ کو دوران تقریر اپنے آپ پر کنٹرول کرنا بتائیں۔

۱۱) منصف (جج) کے فرائض بھی دو طلبہ سے لیں۔

۱۲) جج طلبہ کو بھی ایک یا دو منٹ کیلئے باری باری اظہار کا موقع دیں۔

طریقہ تدریس

سرگرمی نمبر 2

۱) کمرہ جماعت میں میز یا ڈائس رکھیں۔تا کہ طلبہ تقریر کے فن میں مہارت حاصل کریں۔

۲) طلبہ کو تحریری کاغذ سے پڑھنے کی ممانعت کریں۔

۳) ہر اچھے نقطہ پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کیلئے تالیاں بجوائیں۔

۴) غلط تلفظ کو اپنے پاس نوٹ کرلیں۔اور لہجہ میں تصیح کر دیں۔

۵) مخالف ٹیم کے منفی تاثرات کی حوصلہ شکنی کریں۔

۶) دونوں ٹیموں کے مقررین کو باری باری موقع دیں۔

۷) آخر میں دونوں ججوں سے کہیں کہ ہر مقرر کے نمبرات کو جمع کریں۔

۸) جج سے نتیجہ لے کر خود اس کا اعلان کریں۔تالیاں بجوائیں اور حوصلہ افزائی کروائیں۔

۹) ہر ایک جج کو باری باری اظہار کیلئے مذکورہ وقت دیں۔

۱۰) ہارنے والی ٹیم کو آئندہ بہتر کارکردگی کیلئے کہیں۔

مضمون شہریت Civies

بارھویں جماعت کیلئے

تصورتدریس: پاکستان کا سپریم کورٹ، تنظیم، اختیارات وفرائض

تدریسی مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء اور طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱) پاکستان کے سپریم کورٹ کی تنظیم وتشکیل بتا سکیں۔
۲) سپریم کورٹ کے اختیارات وفرائض کی وضاحت کرسکیں۔
۳) ججوں کیلئے شرائط سیکھ سکیں۔

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ
چاک
کمرہ جماعت میں موجود اشیاء
ترازو کی تصویر

موادتدریس:

سپریم کورٹ:

پاکستان کی اعلیٰ ترین عدالت ہے۔اس کو ملک کی تمام عدالتوں پر برتری حاصل ہے۔اسکا صدر مقام اسلام آباد ہے۔لیکن اسکے مستقل بنچ لاہور اور کراچی میں بھی واقع ہیں۔

سپریم کورٹ کی تنظیم وتشکیل:

سپریم کورٹ ایک چیف جسٹس اوراتنے ججوں پر مشتمل ہوگی جن کی تعداد کا تعین پارلیمنٹ قانون سازی کے ذریعہ کرے گی۔صدر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا تقرر کرے گا۔اور پھر باقی ججوں کا تقرر چیف جسٹس کے مشورہ سے کرے گا۔

ججوں کیلئے شرائط:

۱) پاکستان کا باقاعدہ شہری ہو۔

۲) پانچ سال تک ہائی کورٹ کا جج رہ چکا ہوں۔یا پھر ہائی کورٹ میں پندرہ سال تک ایڈوکیٹ رہا ہو۔

ریٹائرمنٹ اور برطرفی:

سپریم کورٹ کا جج 65 سال تک اپنے عہدے پر کام کرتا ہے۔ریٹائرمنٹ سے پہلے وہ استعفیٰ بھی دے سکتا ہے۔اور بدعنوانی کی وجہ سے اسے برطرف بھی کیا جاسکتاہے۔اعلیٰ عدالتی کونسل تحقیق کے بعد یہ فیصلہ کرتی ہے کہ وہ بدعنوان ہے یا ذہنی اور جسمانی لحاظ سے معذور ہوگیا ہے۔اور پھر صدر اس فیصلے پر عمل کرتا ہے۔

جب جج کسی وجہ سے اپنے فرائض ادا نہ کر پا رہا ہو تو صدر قائم مقام چیف جسٹس اور عارضی ججوں کا تقرر کر سکتا ہے۔اگر کام کا بوجھ بڑھ جائے تو بھی صدر اضافی ججوں کا تقرر کرتا ہے۔

تنخواہ اور مراعات:

سپریم کورٹ کے ججوں اور چیف جسٹس کو معقول تنخواہ دی جاتی ہے۔ریٹائرمنٹ کے بعد معقول پنشن بھی دی جاتی ہے۔ان کو وہ تمام سہولتیں اور الاؤنس بھی دیے جاتے ہیں۔جن کا تعین صدر کرتا ہے۔ان کی تنخواہ اور الاؤنس پر نظرثانی ہوتی رہتی ہے۔ان کو رہائش اور آمدورفت کی سہولتیں دی جاتی ہیں۔

پابندیاں:

سپریم کورٹ کا جج اپنا عہدہ چھوڑ کر کسی نفع بخش عہدے پر کام نہیں کرسکتا۔لیکن چند عہدوں سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔جس میں چیف الیکشن کمشنر،عدالتی یا نیم عدالتی منصب آئینی کمیشن کی رکنیت اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سربراہی یا رکنیت شامل ہیں۔سپریم کورٹ کا جج یا چیف جسٹس ریٹائرمنٹ کے بعد کسی عدالت میں بطور وکیل پیش نہیں ہوسکتا۔

اختیارات وفرائض:

۱) ابتدائی اختیارات:

آئین کے آرٹیکل **184** کے تحت سپریم کورٹ ایسے تنازعات طے کرتی ہے۔ جومرکزی حکومت کے کسی ایک یا ایک سے زائد صوبوں کے ساتھ ہو یا چند صوبوں کے آپس میں تنازعات ہوں۔ ایسے مقدمات صرف سپریم کورٹ میں لائے جا سکتے ہیں۔ اسلیئے ان کوابتدائی اختیارات کہا جاتا ہے۔ تاکہ ان کے حقوق و فرائض کاتعین ہو سکے۔

۲) اپیلوں کی سماعت کا اختیار:

ہائی کورٹوں کے فیصلے کے خلاف اپیل سپریم کورٹ میں دائر کی جاسکتی ہے۔ یہ دیوانی اورفوجداری دونوں قسم کی اپیلیں سنتی ہے۔ دیوانی مقدمات کیلئے ضروری ہے کہ ان کی مالیت پچاس ہزار سے کم نہ ہو۔ ہائی کورٹ اگر کسی کوتوہین عدالت کی بناء پر سزا دے تو بھی سپریم کورٹ میں اپیل کی جاسکتی ہے۔ اگر ہائی کورٹ کسی ماتحت عدالت کی طرف سے سنائی گئی سزا سے زیادہ سزا سنا دے تو بھی سپریم کورٹ میں اپیل کی جاسکتی ہے۔ سروس ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف بھی سپریم کورٹ میں اپیل کی جاسکتی ہے۔

۳) ہدایات اوراحکامات جاری کرنے کا اختیار:

سپریم کورٹ زیر سماعت مقدمات کے سلسلہ میں عدل وانصاف کی خاطر ہدایات جاری کرسکتی ہے۔ اس لئے وہ کسی بھی فرد یا دستاویز کوسامنے پیش کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔ اس قسم کی ہدایات کا اطلاق پورے ملک پر ہوگا۔ سپریم کورٹ کسی بھی ادارے یا شخص کوحکم امر کے تحت کام کرنے کے احکامات جاری کرسکتی ہے۔ جوان کے دائرہ اختیار میں شامل ہوں۔ اسی طرح حکم امتناعی کے ذریعہ ایسے کام کرنے سے روک سکتی ہے۔ جوان کے دائرہ اختیار میں شامل نہ ہوں۔ سپریم کورٹ کسی سرکاری ادارے یا افراد کے ایسے احکامات کوغیر موثر قرار دے سکتی ہے۔ جنہیں وہ قانونی طور پر کرنے کے مجاز نہ تھے۔ پروانہ جس بے جا کی بنیاد پر وہ کسی متاثرہ فرد کی درخواست پر کسی نظر بند شخص کوعدالت کے سامنے پیش کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔ تاکہ متاثرہ شخص کوعدالت کے سامنے پیش کر کے انصاف مہیا کیا جا سکے۔

۴) آئین کی تشریح:

سپریم کورٹ کوآئین کی تشریح کا اختیار حاصل ہے۔ اگر آئین کسی معاملہ میں وضاحت نہ کرتا ہوتو سپریم کورٹ کووضاحت کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ جوبھی وضاحت پیش کرے اس پرتنقید نہیں کی جاسکتی۔

۵) بنیادی حقوق کا تحفظ:

سپریم کورٹ عوام کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔اگر آئین میں شامل حقوق شہریوں کو فراہم نہ کیے جائیں تو شہری سپریم کورٹ سے حقوق فراہم کرنے کی اپیل کرسکتے ہیں۔سپریم کورٹ بنیادی حقوق بحال کرنے کیلئے احکامات بھی جاری کرتی ہے۔

۶) مشاورتی اختیارات:

صدر کسی مسئلے پر سپریم کورٹ سے مشورہ طلب کرسکتا ہے۔سپریم کورٹ ایک رپوٹ کی صورت میں صدر کو مشورہ دے گی۔لیکن صدر کیلئے اس پر عمل کرنا ضروری نہیں۔صدر اس مشورے کو نظرانداز بھی کرسکتا ہے۔لیکن مشورہ مانگنے پر مشورہ دینا سپریم کورٹ کا فرض ہے۔

۷) آئین کا تحفظ:

آئین کی حفاظت سپریم کورٹ کی ذمہ داری ہے۔اگر انتظامیہ یا مقننہ کوئی ایسا قدم اٹھائے جو آئین کے منافی ہو تو اس کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمہ کیا جاسکتا ہے۔

۸) نظرثانی اور نگرانی کے اختیارات:

آئین میں سپریم کورٹ کو عدالتی نظرثانی کا اختیار نہیں دیا گیا۔لیکن اپنے ہی کیے گئے فیصلوں پر نظرثانی کا اختیار رکھتی ہے۔اگر کسی شخص کو موت کی سزا سنائی جائے تو وہ فیصلے پر نظرثانی کی اپیل کرسکتا ہے۔یہ اختیار اس لئے دیا گیا ہے کہ اگر کوئی غلطی ہو جائے۔تو اس کو دور کیا جاسکے۔سپریم کورٹ ہائی کورٹس کی نگرانی کرتی ہے۔اور انہیں ہدایات جاری کرتی ہے۔

طریقہ تدریس

سرگرمی نمبر 1: پاکستان کا سپریم کورٹ،، تنظیم، اختیارات اور فرائض

۱) طلبہ کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲) درجہ ذیل عنوانات تختہ سیاہ پر لکھیں۔

i) سپریم کورٹ آف پاکستان کی تنظیم

ii) سپریم کورٹ کے اختیارات اور فرائض

۳) گروپوں سے کہیں کہ اپنے پاس متعلقہ عنوان نوٹ کر لیں

۴) پھر طلبہ کو ترازو کی تصویر بنا کر وضاحت کریں کہ اس ادارے کا مقصد انصاف فراہم کرنا ہوتا ہے۔

۵) گروپوں کو درسی کتاب نمبر 90 تا 93 کھولنے کو کہیں

۶) اب ان سے کہیں کہ متعلقہ عنوانات پر اپنے اپنے گروپ میں بحث کریں

۷) بحث ختم کرنے کے بعد اہم نکات اپنے پاس نوٹ کرنے کو کہیں

۸) اب گروپ لیڈرز کو باری باری اپنا کام پیش کرنے کو کہیں

۹) آپ خود اہم نکات تختہ سیاہ پر نوٹ کرتے جائیں۔

۱۰) پیشکش کے بعد تمام طلبہ کو متعلقہ عنوانات کی مزید وضاحت کیلئے ماحول میں پائی جانے والی مثالیں بتانے کو کہیں۔

۱۱) 3/2 طلباء سے پوچھیں کہ ان سرگرمیوں سے ہم نے کیا سیکھا

۱۲) آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

تختہ سیاہ کی سرگرمی

عنوانات

۱) سپریم کورٹ کی تنظیم

گروپ نمبر 1, 2, 3

سپریم کورٹ کے اختیارات و فرائض

گروپ نمبر ۴، ۵، ٦

سرگرمی نمبر 2 خود آزمائی

ہر گروپ کے دو یا تین طلبہ سے درجہ ذیل سوالات زبانی پوچھیں جوابات دو یا تین الفاظ سے زیادہ نہ ہو۔

۱) سپریم کورٹ سے مراد۔
۲) سپریم کورٹ کے جج کیلئے شرائط۔
۳) سپریم کورٹ کے جج کی برطرفی کا اختیار۔
۴) سپریم کورٹ کے چیف جسٹس / جج پر پابندیاں
۵) کون کی اپیلوں کی سماعت۔

سرگرمی نمبر 3 آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

خلاصہ:

۱) پاکستان کی اعلیٰ ترین عدالت کو سپریم کورٹ کہتے ہیں۔
۲) سپریم کورٹ کا جج پاکستان کا شہری، پانچ سال تک ہائی کورٹ کا جج رہا ہو۔
۳) ریٹائرمنٹ کے بعد چیف جسٹس / جج کسی عدالت میں بطور وکیل پیش نہیں ہو سکتے۔ اور نفع بخش عہدے پر حکومت میں کام نہیں کر سکتے۔
۴) سپریم کورٹ کے اختیارات اور فرائض میں درجہ ذیل نکات شامل ہیں۔

i) ابتدائی اختیارات (ii) اپیلوں کی سماعت (iii) ہدایات اور احکامات جاری کرنے کا اختیار
iv) آئین کی تشریح (v) بنیادی حقوق کا تحفظ (vi) مشاورتی اختیارات
vii) آئین کا تحفظ (viii) نظر ثانی اور نگرانی کے اختیارات

ماڈیول نمبر 2

تدریس تاریخ

برائے تربیت کار / اساتذہ ماہر مضمون

برائے انٹرمیڈیٹ کلاسز / XI - XII

(دوران ملازمت تربیتی کورس برائے اساتذہ)

نگران:	عمر فاروق، ڈائیریکٹر۔
رہنمائی ومعاونت:	مس شمیم سرفراز مروت، ڈپٹی ڈائیریکٹر ریننگ اور نصاب۔
ترتیب وتدوین:	مس شمیم سرفراز مروت، ڈپٹی ڈائیریکٹر ریننگ اور نصاب۔
مصنف:	ریاض احمد ماہر مضمون شہریت، تاریخ گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول بگنوترا ایبٹ آباد۔
اشاعت.	نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد۔
تاریخ اشاعت	جنوری ۔ فروری 2003۔
پو نگ	قاضی پرنٹرز اڈہ گامی ایبٹ آباد۔
۔	گورنمنٹ پرنٹنگ پریس صوبہ سرحد پشاور۔

ماڈیول کا تعارف

یہ کورس روائتی اور پرانے طریق سے قدرے ہٹ کر سرگرمیوں کے ذریعہ طلبہ کو پڑھانے کی ایک کوشش ہے۔ کیونکہ لیکچر کا طریقہ تقریباً ساری دنیا سے ہی اختتام پزیر ہو چکا ہے۔

جدید علوم سے آشنائی کے ساتھ ساتھ اگر سرگرمیوں کے ذریعہ طلبہ کو بھی زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں تو اس سے طلبہ کی استعداد بہتر ہوگی۔ ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور پھر ان کی مناسب رہنمائی کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ اور مضمون سے دلچسپی رکھنے والے حضرات بھی مستفید ہو سکیں گے۔

عنوانات تدریس تاریخ

۱) دور جہالت قبل از اسلام

۲) یثاق مدینہ اوراہمیت

۳) یثاق مدینہ اوراہمیت (تفویض کار کا اعادہ)

۴) صلح حدیبیہ اوراہمیت

۵) آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ

ماڈیول کے مقاصد:

تربیت کار/اساتذہ اس قابل ہوسکیں کہ:

۱) وہ اس طرز پر باقی عنوانات کے ماڈیولز خود تیار کرسکیں۔

۲) تاریخ کے باقی عنوانات پر فعال تعلیم کیلئے سبقی خاکہ خود تیار کرسکیں۔

۳) ماڈیول کے استعمال سے فعال تعلیم کیلئے رہنمائی حاصل کرسکیں۔

۴) طلبہ کو فعال تعلیم میں خود سوچنے، خود اخذ کرنے اور خود وضاحت کرنے کے مواقع فراہم کرسکیں۔

۵) تاریخ جیسا مضمون رٹنے کی بجائے حقائق پر مبنی تاریخی عنوانات اور تصورات کی وضاحت بحث ومباحثہ کرسکیں۔

۶) جوڑے اور گروپ کے ساتھ بحث ومباحثہ کرکے تصورات کی تشریح کرسکیں۔

۷) کمرہ جماعت کے ماحول کو دوستانہ، مشفقانہ اور موثر بناسکیں۔

۸) تعلیم کو بامعنی اور بامقصد بناسکیں۔

۹) طلبہ کو مرکزی حیثیت دے کر سیکھنے کے عمل کو آسان اور دلچسپ بناسکیں۔

۱۰) اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ مہارتوں کی نشوونما بہتر طور پر کرسکیں۔

مضمون تاریخ اسلام

سبق نمبر 1

تصورتدریس: دورِ جہالت قبل از اسلام

تدریسی مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱) حضورؐ سے قبل عرب کی معاشرتی حالت بتا سکیں۔
۲) مذہبی اور اقتصادی حالت بتا سکیں۔
۳) معاشرہ سے جہالت میں کمی لاسکیں۔اور دور جہالت جیسے حالات سے بچ سکیں۔

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ
چاک
کمرہ جماعت میں موجود اشیاء

تدریسی مواد:

۱) دورِ جہالت:

حضورؐ کے ظہور سے قبل کا دور دورِ جہالت کہلاتا ہے۔اس دور میں تمام سرزمین عرب پر جہالت کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔عرب معاشرہ زندگی کے ہر میدان میں انتہائی پسماندہ تھا۔یہ دور تاریک دور یا جہالت کا دور کہلاتا ہے۔

(۲) سیاسی حالات:

آپؐ کے دور سے قبل عربوں میں کوئی مرکزی سیاسی حکومت قائم نہ تھی۔ تمام عرب قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ یہ قبائل دو حصوں میں تقسیم تھے۔

(i) حضری (ii) بدوی

(i) حضری: وہ قبائل جو دیہاتوں اور قصبوں اور شہروں میں رہتے تھے۔ انکی گزراوقات زراعت تجارت وغیرہ سے ہوئی تھی۔

(ii) بدوی: یہ وہ لوگ تھے جو عام آبادی سے دور صحراؤں میں زندگی گزارتے تھے۔ اپنی بسراوقات جانور پالنا جن میں اونٹ بھڑیں، بکریاں وغیرہ۔ جسمانی لحاظ سے طاقتور، مضبوط۔

ہر قبیلے کا سردار اپنے ہی قبیلے سے چنا جاتا تھا۔ یہ انتخاب جمہوری طریقے سے ہوتا تھا۔ سردار عام طور پر "شیخ" کہلاتا تھا۔ طاقتور قبائل کمزور قبائل سے خراج وصول کرتے تھے۔

(۳) مذہبی حالت: خانہ کعبہ میں مختلف قبائل نے اپنے بت رکھے ہوئے تھے۔ ان بتوں کی تعداد **360** تھی۔ اسکے علاوہ عیسائیت اور یہودیت الہامی مذاہب بھی تھے۔ ہر جگہ شرک کا دور تھا۔

(۴) معاشرتی حالت: عربوں کا تعلق دو بڑی نسلوں سے تھا۔ (۱) قحطان یا (قطورا) (۲) عدنان حضری

(i) قحطان یمنی تھے: بادشاہ سرخ لباس پہنتا تھا۔ اس وجہ سے خمیری بھی کہلاتے ہیں۔ ان کے قبائل میں سے ایک مکہ کے اردگرد اور دوسرا مدینہ لوئر میں یہ قبیلے اوس اور خزرج کے ناموں سے مشہور ہوئے۔

(ii) عدنان مضری: اس نسل کا تعلق حضرت اسماعیلؑ سے ہے۔ بعد میں اپنے ایک سردار مضر کے نام سے مضری کہلانے لگے۔ ان کے مشہور قبائل میں تیم تمیم اور بنی قریش بنی قریش خانہ کعبہ کا متولی تھا۔

(۵) اقتصادی حالت: سرزمین عرب ریگستانوں اور صحراؤں پر مشتمل ہے۔ لوگوں کا زیادہ تر پیشہ تجارت ہے۔ کچھ نخلستانوں کی وجہ سے زراعت اور کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اہل عرب اپنا تجارتی سامان قافلوں کی شکل میں دوسرے ممالک میں بھیجتے تھے۔

طریقہ تدریس:

سرگرمی نمبر 1 دور جہالت قبل از اسلام

تختہ سیاہ

اسلام سے قبل عربوں کی حالت
گروپ نمبر 1
گروپ نمبر 2

۱) طلباء کو مناسب گروہوں میں تقسیم کریں۔
۲) درجہ ذیل عنوانات تختہ سیاہ پر لکھیں۔
سیاسی حالت، مذہبی، معاشرتی اور اقتصادی حالت
۳) گروپوں سے کہیں کہ اپنے پاس متعلقہ عنوان نوٹ کرلیں۔
۴) گروپوں کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 21, 22, 23 کھولنے کو کہیں۔
۵) درسی کتاب سے متعلقہ مواد پڑھ لینے کے بعد انہیں کہیں کہ ہر گروپ آپس میں متعلقہ عنوان پر بحث کریں۔
۶) بحث کے دوران اہم نکات اپنے پاس نوٹ کرنے کو کہیں۔
۷) اب گروپ لیڈرز کو باری باری اپنا کام پیش کرنے کو کہیں۔
۸) آپ خود اہم نکات تختہ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں۔
۹) دیئے گئے مواد کے مطابق آپ خود زیر بحث عنوان کی تفصیلات وضاحت کریں۔
۱۰) پوچھیں کہ ان سرگرمیوں سے ہم نے کیا سیکھا۔
۱۱) آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

سرگرمی نمبر 2

خلاصہ: اب آپ خود سبق کا خلاصہ پیش کریں۔

۱) حضورؐ کے ظہور سے قبل کا دور دورِ جہالت کہلاتا ہے۔
۲) عرب قبیلے دو حصوں (1) حضری (2) بدوی میں بٹے ہوئے تھے
۳) جو قبائل نخلستانوں کے پاس رہتے تھے اور زراعت سے اپنا وقت گزارتے تھے حضری کہلائے۔
۴) بدوی جو دور صحراؤں میں رہتے تھے اور جانور پال کر وقت گزارتے تھے۔ یہ خانہ بدوش تھے۔
۵) توہم پرستی اور بت پرستی عام تھی۔ خانہ کعبہ بتوں سے بھرا پڑا تھا۔
۶) کچھ لوگ زراعت، تجارت اور جانور پال کر اپنا گزر اوقات کرتے تھے۔

سرگرمی نمبر 3 گھر کا کام

١) طلبہ کو تلقین کریں کہ دورِ جہالت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھ کر لائیں۔

٢) دوسرے دن گھر کا کام گروپ لیڈرز کی مدد سے چیک کروائیں۔

مضمون تاریخ اسلام سبق نمبر 2

تصورتدریس: میثاق مدینہ اور اہمیت

تدریسی مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱) میثاق کا مفہوم

۲) میثاق مدینہ کے خاص نکات کی وضاحت کر سکیں۔

۳) میثاق مدینہ کی اہمیت کو بتا سکیں۔

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ

چاک

کمرہ جماعت میں موجود اشیاء

تدریسی مواد:

میثاق: " آپؐ نے جیو اور جینے دو کے زریں اصول کو اپنایا اور اس مقصد کے حصول کیلئے آپؐ نے جس معاہدہ کو تشکیل دیا وہ تاریخ میں میثاق کہلاتا ہے۔

میثاق مدینہ:

نبی کریمؐ نے نبوت کے تیرھویں سال اپنے آبائی شہر کو الوداع کہا اور مدینہ ہجرت فرمائی۔ اس ہجرت کو اسلام کے پھیلانے کا سنہرا موقع کہیں تو بہتر ہوگا۔

جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تو یہاں پر مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کی کافی تعداد موجود تھی۔ اس میں اکثریت یہودیوں کی تھی۔ حضرت محمدﷺ کی سیاسی بصیرت جان چکی کہ مدینہ کی حفاظت اور اسلام کی ترقی کیلئے لازمی ہے کہ مدینہ کو ایک دولت مشترکہ میں تبدیل کیا جائے۔ اور مدینہ کے دفاعی انتظامات کو بھی نظرانداز نہ کر سکتے تھے۔

ان امور کے پیش نظر آپؐ نے سیاست مدینہ کے استحکام کیلئے تمام اہل مدینہ کو شرکت کی دعوت دی۔ اور اس مقصد کیلئے ایک معاہدہ تیار کیا گیا۔ جو "میثاق

مدینہ" کے نام سے مشہور ہے۔

اس معاہدے کے دو حصے تھے۔ پہلے حصے کا تعلق مہاجرین، انصار (مسلمانوں) کی تنظیم اور اتحاد سے تھا۔ اور دوسرا حصہ یہودیوں کی مذہبی آزادی اور دوسری مراعات سے تھا۔ اس معاہدے سے نبیؐ مدینہ میں رہنے والے تمام قبائل کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ایک طویل فائدہ تھا۔

میثاق مدینہ کے اہم نکات:

اس کے خاص نکات درجہ ذیل ہیں۔

۱) وہ تمام قبائل جو اس معاہدہ پر دستخط کریں گے وہ ایک قومیت کے حامل ہوں گے۔ یعنی ان کی مشترکہ قومیت ہوگی اور ایک گروپ بن جائے گا۔

۲) اگر دستخط کنندہ قبائل میں سے کسی ایک پر حملہ ہو جائے تو دوسرے دستخط کنندہ قبائل کا فرض ہوگا کہ وہ حملہ آور کا مل کر مقابلہ کریں۔

۳) مشترکہ قومیت کے حامل گروپ کے کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا۔ کہ وہ قریش کے ساتھ خفیہ معاہدہ کرے۔ یا ان کو اپنے ہاں امان دے۔ یا اہل مدینہ کے خلاف ان کی مدد کرے۔

۴) مدینہ میں رہنے والی تمام قومیتوں کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ کسی کے مذہب میں دخل اندازی دے۔ ہر فرد اپنے مذہب کے مطابق آزادی اس قوم یا قبیلے پر نہیں ڈالی جائیگی۔ اس کی سزا اس مرد کو ہی برداشت کرنا ہوگی۔

۶) مظلوم کی ہر حالت میں مدد کی جائے گی۔

۷) اس معاہدے کے بعد مدینہ میں خون خرابہ، تشدد اور قتل حرام ہوگا۔

۸) اس معاہدہ کی تادیل میں کسی اختلاف کی صورت میں خدا اور اس کے رسولؐ کا فیصلہ آخری اور حتمی سمجھا جائے گا۔

اہمیت:

یہ دنیا کا پہلا تحریری معاہدہ (آئین) تھا۔ جس پر مکمل طور پر عمل ہوا جو پوری طرح نافذ کیا گیا۔ اس سے نبی کریمؐ کی سیاسی بصیرت آشکار ہوتی ہے۔ میثاق مدینہ سے آپؐ نے اہل مدینہ کو وحدت بخش ایک گروہ بنا دیا۔ مدینہ میں داخلی طور پر مکمل امن و امان قائم ہو گیا۔ اب آپؐ کو اپنے مشن کی تکمیل میں کافی مشکلات سے چھٹکارا مل گیا۔ اور نئے عزم کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگے۔

سرگرمی نمبر 1

طریقہ تدریس

میثاق مدینہ اور اہمیت

تختہ سیاہ

۱) میثاق مدینہ
گروپ نمبر 1
۲) اہمیت
گروپ نمبر

۱) طلبہ کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲) درجہ ذیل عنوانات تختہ سیاہ پر لکھیں۔

i) میثاق مدینہ

ii) میثاق مدینہ کی اہمیت

۳) گروپوں سے کہیں کہ اپنے پاس متعلقہ عنوان نوٹ کر لیں۔

۴) گروپوں کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 32 کھولنے کو کہیں۔

۵) درسی کتاب سے متعلقہ مواد پڑھ لینے کے بعد انہیں کہیں کہ ہر گروپ اس میں متعلقہ عنوان پر بحث کریں۔

۶) بحث کے دوران اہم نکات اپنے پاس نوٹ کرنے کو کہیں۔

۷) اب گروپ لیڈرز کو باری باری اپنا کام پیش کرنے کو کہیں۔

۸) آپ خود اہم نکات تختہ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں۔

۹) پوچھیں کہ ان سرگرمیوں سے ہم نے کیا سیکھا۔

۱۰) دیئے گئے مواد کے مطابق آپ خود کو زیر بحث عنوان کی تفصلات وضاحت کریں۔

۱۱) آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

سرگرمی نمبر 2 گھر کا کام:

طلبہ کو تلقین کریں کے کل اس پڑھے ہوئے سبق پر "مقابلہ" کروایا جائے گا۔ اسلئے سب مقابلے کی تیاری کر کے آئیں۔

سرگرمی نمبر 3 خود آزمائی:

سوال نمبر 1 درست یا غلط پر دائرہ لگائیں۔ (۵)

۱) میثاق مدینہ کا معاہدہ مکہ میں پیش کیا گیا۔ درست / غلط

۲) یہ معاہدہ یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان طے پایا۔ درست / غلط

۳) یہودی اکثر شرانگیزیاں کرتے تھے۔ درست / غلط

۴) اس معاہدہ کی رو سے یہود اور مسلمان باہم دوستانہ مراسم رکھیں گے۔ درست / غلط

۵) یہ معاہدہ تحریری شکل میں نہ تھا۔ درست / غلط

سوال نمبر 2 غلط فقرات کو درست بنائیں۔ (۵)

۱) میثاق کے معنی اجتماع کے ہیں۔

۲) مدینہ میں امن و امان نہ رہا۔

۳) آپ کو مشن کی تکمیل میں اور زیادہ مشکلات پیش آئیں۔

۴) مدینہ میں رہنے والی تمام قوموں کو مذہبی آزادی نہیں۔

۵) تمام قبائل ایک قومیت کے حامل ہوں گے۔

Score
کل نمبر 10
طلبہ %

سرگرمی نمبر 3 خلاصہ:

اب میں سبق کا خلاصہ پیش کرونگا۔

۱) جیواور جینے دو کے اصولوں پر یہ معاہدہ طے پایا۔
۲) ہجرت مکہ کے بعد یہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان پہلا اور دنیا کا بھی پہلا تحریری آئین کھا۔
۳) اسے اسلام میں اہمیت اسلئے بھی حاصل ہے۔کہ یہودیوں کی شرانگیزیاں ماند پڑگئیں۔
۴) بیرونی حملے کی صورت میں یہودی اور مسلمان ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔
۵) مدینہ پر حملے کی صورت میں دونوں مل کر دفاع کریں گے۔
۶) مسلمانوں ایک محکوم اقلیت سے غالب اکثریت میں تبدیل ہوگئے۔اور دنیا بھر سے اشاعت اسلام کا باعث ہے۔

سرگرمی نمبر 4 گھر کا کام

۱) تمام طلبہ سے کہوں گا کہ گھر سے میثاق مدینہ کے اہم نکات کولکھ کر لائیں۔

۷) سوالات کے کارڈز تیار کر کے لفافہ میں رکھیں۔

سوالات کی اقسام

۱) کثیر الا انتخابی سوالات
۲) درست / غلط سوالات
۳) تکمیل آزمائش
۴) غلط فقرات کو درست بتانا۔

سبق نمبر 2

زیرِ عنوان: میثاق مدینہ اور اہمیت / تفویض کردہ کام کا اعادہ

تدریسی مقاصد: اس مقابلے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

۱) زیر بحث عنوان کی وضاحت کر سکیں۔

۲) سوالات اور جوابات کی مہارت سیکھ سکیں۔

معاونات:

تختہ سیاہ

چاک

سوالات والے کارڈز

استاد کیلئے رہنمائی کے اہم نکات:

ہدایات برائے تیاری: پروگرام کیلئے درجہ ذیل اقدامات کریں۔

۱) دو ٹیمیں بنائیں دونوں ٹیموں کو نام دے دیں۔

۲) دونوں ٹیموں کے گروپ لیڈر نامزد کریں۔

۳) معروضی سوالات مختلف اقسام میں گھر سے تیار کر کے کاغذات / کارڈز پر لکھ کر لے جائیں۔

۴) ہر ٹیم کو کم از کم دس دس کاغذات / کارڈ دے دیں۔

۵) ٹیم کو آپس میں مشورہ کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن مشورہ خاموشی سے کیا جائے۔

۶) ہر کارڈ پر 5 اقسام کے کم از کم پانچ لیکن مختلف نوعیت کے سوالات درج ہوں۔

۷) ہر ایک ٹیم کو کم از کم پانچ کارڈز دیئے جائیں۔

۸) کارڈ پر صرف ایک ہی دائرے کا نشان یا لفظ لکھنے کی اجازت دیں۔

۹) کاٹے ہوئے سوالات پر منفی نمبرات دیں۔
۱۰) سکورنگ کیلئے مخصوص ٹائم دو یا تین منٹ کا وقت رکھیں۔

سرگرمی نمبر 1

۱) کارڈز کو لفافے سے طلبہ کے سامنے نکالیں۔
۲) کارڈز کو طلبہ کے سامنے مکس کریں۔
۳) ہر ٹیم کو گن گن کر تعداد میں پورے پورے کارڈز تقسیم کریں۔
۴) کارڈز پر نشانات لگانے کی ذمہ داری صرف ٹیم لیڈر کی ہو۔
۵) وقت مقررہ پر طلبہ سے کارڈز واپس لے لیں۔
۶) کارڈز پر نمبرات کو مقررہ وقت کے اندر اندر لگا دیں۔
۷) جیتنے والی ٹیم کا اعلان کر دیں۔ اور طلبہ سے تالیاں بجوائیں اور حوصلہ افزائی کروائیں۔
۸) ہارنے والی ٹیم کو آئندہ بہتر کارکردگی کیلئے کہیں۔

مضمون: تاریخ اسلام

گیارھویں جماعت کیلئے

تصور تدریس: صلح نامہ حدیبیہ اور اہمیت

تدریسی مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱) صلح نامہ کو سمجھ سکیں۔
۲) صلح نامہ کی اہم شرائط کی وضاحت کر سکیں۔
۳) اس کی اہمیت کی مثال کو پیش کر سکیں۔

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ
چاک
کمرہ جماعت میں موجود اشیاء

موادِ تدریس:

تاریخی پس منظر: "مسلمان مدینہ سے خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے آئے"

مکہ سے ہجرت کے 6 سال بیت چکے تھے۔ مسلمانوں کا جرم صرف اتنا تھا کہ انہوں نے اسلام کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑ دیا تھا۔ سب لوگ چاہتے تھے۔ کہ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔ اپنے آباء واجداد کے شہر میں داخل ہو کر ایک مرتبہ پھر اپنی بھولی بسری یادوں کو تازہ کر دیں۔ آپ بھی چاہتے تھے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کی جائے۔ ذیقعد کے مہینے میں آپ ؐ تقریباً 1400 مسلمانوں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ قربانی کے اونٹ پہلے ہی روانہ کر دیئے۔

لیکن آپؐ جونہی عسفان پہنچے تو بشر بن سفیان نے اطلاع دی کہ مکہ والوں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو کسی صورت میں بھی مکہ میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔

خالد بن ولیدؓ کو مکہ والوں نے روانہ کر دیا۔ حضرت محمدؐ دوسرے راستے سے حدیبیہ پہنچے۔ گفت وشنید کا سلسلہ شروع ہوا۔

حضرت محمدؐ نے اپنی طرف سے حضرت عثمانؓ کو مذاکرات کرنے کیلئے مدینہ روانہ کیا۔
اسی دوران افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔لیکن یہ افواہ تھی۔اور ایک درخت کے نیچے بیعت لی گئی۔

مذاکرات کا نتیجہ صلح نام کی صورت میں سامنے آیا۔

مسلمانوں کی طرف سے حضرت علیؓ اور قریش کی طرف سے سہل نے نمائندگی کی صلح نامہ حضرت علیؓ نے تحریر فرمایا۔

صلح نامہ حدیبیہ:

صلح نامہ حدیبیہ ۶ھ ہجری میں طے پایا۔اس کی شرائط درج ذیل تھیں۔

۱) یہ صلح دس سال کیلئے ہوگی۔ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔
۲) تمام عرب قبائل کو آزادی دی جائے گی۔وہ جس سے چاہیں الحاق کر لیں۔
۳) اگر کوئی مکہ چلا گیا تو اسے واپس مدینہ نہیں بھیجا جائے گا۔
۴) اس سال مسلمان عمرہ کئے بغیر واپس چلے جائیں۔
۵) اگلے سال مسلمان عمرہ کرنے کیلئے آئیں لیکن 3 دن سے زیادہ قیام نہیں کریں گے۔
۶) تلواریں اپنے نیام سے نہیں نکالیں گے۔ہتھیار لگا کر نہ آئیں۔

اہمیت:

اس کے بعد نبی کریمؐ نے سر منڈوایا۔قربانی کی اور واپس حدیبیہ روانہ ہو گئے۔راستہ میں "سورۂ فتح" نازل ہوئی۔جسمیں بیعت رضوان کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

صلح حدیبیہ کھلی فتح ثابت ہوئی۔مختلف قبائل نے بلاخوف وخطر مسلمانوں کیساتھ ملنے کا اعلان کیا۔مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی۔مسلمانوں کو کچھ عرصہ کیلئے اطمینان نصیب ہوا۔

حضورؐ نے پڑوسی ممالک کے بادشاہوں کو عوت حق قبول کرنے کی دعوت نامے بھیجے۔شاہ مصر نے دعوت نام احترام سے قبول کرلیا۔اس کے علاوہ قیصر روم نے بھی سر آنکھوں پر رکھا۔

یہ معاہدہ فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ کیونکہ قریش نے تنگ آ کر معاہدہ توڑنے کا اعلان کر دیا۔ اور مسلمانوں کو حملہ کرنے کا عذ [illegible]
مسلمانوں کو مہاجر تصور نہیں کرتے اور اپنے ہم پلہ قرار دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

شرائط نمبر ۳ مسلمانوں کے خلاف جاتی تھی۔ لیکن یہ شق بعد میں رحمت ثابت ہوئی۔

طریقہ تدریس

سرگرمی نمبر **1** صلح نامہ حدیبیہ اور اہمیت

۱) طلبہ کو گروپوں میں تقسیم کریں۔
۲) درجہ ذیل عنوانات تختہ سیاہ پر لکھیں۔
i) صلح نامہ حدیبیہ
ii) صلح نامہ حدیبیہ کی اہمیت
۳) گروپوں سے کہیں کہ اپنے پاس متعلقہ عنوان نوٹ کر لیں۔
۴) گروپوں کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر **48** تا **50** کھولنے کو کہیں۔
۵) اب اُن سے کہیں کہ متعلقہ عنوانات پر گروپوں میں بحث کریں۔
۶) بحث کے بعد اہم نکات اپنے اپنے پاس نوٹ کر لیں۔
۷) اب گروپ لیڈرز کو باری باری اپنا اپنا کام پیش کرنے کو کہیں۔
۸) آپ خود اہم نکات تختہ سیاہ پر تحریر نوٹ کرتے جائیں۔
۹) پیشکش کے بعد تمام طلبہ کو متعلقہ عنوانات کی مزید بہتری کیلئے وضاحت کو کہیں۔
۱۰) پوچھیں کہ ان سرگرمیوں سے ہم نے کیا سیکھا۔
۱۱) آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

تختہ سیاہ

۱) صلح نامہ حدیبیہ
گروپ نمبر
۲) صلح نامہ کی اہمیت
گروپ نمبر

سرگرمی نمبر 2 خلاصہ سبق:

۱) ھجرت مکہ کے چھٹے سال مسلمان مدینہ سے مکہ خانہ کعبہ کی زیارت کی غرض سے آئے۔

۲) انھیں قریش نے راستے میں روک لیا۔ کہ آپ مکہ نہیں جا سکتے۔

۳) حضورؐ نے حضرت عثمانؓ کو بات چیت کیلئے بھیجا۔ صلح نامہ حضرت علیؓ نے تحریر کیا۔

۴) اہم شرائط: مسلمان حج کے بغیر واپس۔ صلح نامہ کی مدت 10 سال۔ آئندہ سال 3 دن قیام، ہتھیار ساتھ نہ لائیں۔

اگر مکہ سے کوئی مدینہ چلا جائے تو واپس کر دیا جائے اور مدینہ سے آجائے تو واپس نہ کیا جائے۔

۵) یہ صلح نامہ فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اور قرآن پاک کی سورۃ فتح بھی بیت رضوان کے تذکرہ کیلئے موجود ہے۔

۶) مسلمانوں نے اب اشاعت اسلام کو پڑوسی ممالک تک پھیلا دیا۔

سرگرمی نمبر 3 گھر کا کام

۱) طلبہ سے کہوں گا کہ صلح حدیبیہ کی اہم شرائط اور اہمیت کو لکھ کر لائیں۔

۲) گروپ لیڈرز کی مدد سے دوسرے دن ان کا گھر کا کام چیک کر لیں۔

مضمون : تاریخ اسلام

تصور تدریس: آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ

تدریسی مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱) حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے متعلق بتا سکیں۔
۲) آپ کی سیرت کو زندگی کا نمونہ بنائیں۔
۳) قرآن مجید کے مطالعہ کو شعار بنا سکیں۔

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ
چاک
کمرہ جماعت میں موجود اشیاء

تدریسی مواد:

حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے متعلق حضرت عائشہؓ نے فرمایا "اگر آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو قرآن کا مطالعہ کیجئے۔ کیونکہ آپ کی زندگی مین قرآن کے اصولوں کے مطابق تھی"۔

نبوت سے قبل آپؐ بت پرستوں میں رہ کر بھی بتوں سے نفرت کی۔ شراب جوا اور بدکاری معاشرہ میں سرفہرست تھی۔ لیکن آپ کی زندگی ان تمام لغویات سے پاک اور پاکیزہ مفادات سے بھرپور تھی۔ آپ کی سچائی کا ہر آدمی قائل تھا۔ آپ کو صادق اور امین کے القاب سے نوازا گیا۔

مکہ والے امانتیں آپؐ کے پاس رکھتے تھے۔ اپنے تنازعات کے فیصلے آپؐ سے کرواتے۔ غرض یہ کہ آپ اس معاشرہ میں بنوت سے قبل اپنی او۔ماف حمیدہ کی وجہ سے اعلیٰ مقام حاصل تھا۔

آپ غریبوں، یتیموں، بیواؤں، ناداروں اور معذوروں پر خاصی توجہ فرماتے۔
آپؐ نے کبھی مال جمع کرنے کا سوچا ہی نہیں۔ جو کچھ پاس ہوتا غریبوں اور بے کسوں میں تقسیم فرماتے تھے۔

پاکیزہ زندگی کی تصویر جو عملی طور پر آپؐ نے پیش کی آج تک نہ تو کوئی پیش کر سکا ہے۔ اور نہ ہی کوئی پیش کر سکے گا۔ کئی لوگوں نے آپؐ کے اخلاق سے متاثر ہو کر ایمان لایا۔

آپؐ نے اہل مکہ کی زیادتیوں کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ طائف کے سرداروں نے جس بدسلوکی کا مظاہر کیا وہ تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا۔ آپؐ نے رحمت العالمین ہونے کا ثبوت دیا۔

اسی طرح فتح مکہ کے موقعہ پر ہندہ اور وحشی کو معاف کرنا بھی اسی حقیقت کا کھلا ثبوت ہے۔ آپ کی عام معافی کا اعلان انسانیت کی معراج ہے۔

آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ روز روشن کی طرح ہمارے سامنے عیاں ہے۔ آپ کی زندگی سے دنیا کے ہر شعبے کا انسان رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔
آپ اقوال سے زیادہ اعمال پر زور دیتے تھے۔ آپؐ نے جو کچھ فرمایا اُسے عملی طور پر کر کے دکھایا۔ آپ کی سیرت بنی نوع انسان کیلئے ایک ایسا نمونہ ہے۔ جس سے ہر انسان رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

طریقہ تدریس

سرگرمی نمبر 1 آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ

۱) طلبہ کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲) درجہ ذیل عنوان کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ۔

۳) گروپوں سے کہیں کہ اپنے پاس عنوان نوٹ کرلیں۔

۴) گروپوں کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 53, 54 کھولنے کو کہیں۔

۵) درسی کتاب سے متعلقہ مواد پڑھ لینے کے بعد انہیں کہیں کہ ہر گروپ آپس میں بحث کریں۔

۶) بحث کے دوران گروپ لیڈر اپنے پاس اہم نکات نوٹ کرلیں۔

۷) اب گروپ لیڈرز کو باری باری اپنا کام پیش کرنے کو کہیں۔

۸) آپ خود اہم نکات تختہ سیاہ پر نوٹ کرتے جائیں۔

۹) زیر بحث عنوان کی تفصیلاً وضاحت کریں۔

۱۰) پوچھیں کہ اس سرگرمی سے ہم نے کیا سیکھ۔

۱۱) آخر میں خلاصہ پیش کریں۔

سرگرمی نمبر 2 خلاصہ:

اب آپ خود خلاصہ پیش کریں۔

۱) آپؐ کی زندگی میں قرآن پاک کے مطابق ہے۔
۲) آپؐ کی دیانت داری اور سچائی کا ہر آدمی قائل تھا۔اور آپ کو صادق اور امین کے القاب سے نوازا گیا۔
۳) لوگ آپؐ کے پاس اپنی امانتیں رکھتے اور تنازعات کا فیصلہ آپؐ سے کرواتے۔
۴) آپؐ غریبوں، یتیموں، بیواؤں، ناداروں، معذورں اور بے کسوں پر خاص توجہ فرماتے۔
۵) آپؐ نے کبھی مال جمع کرنے کا نہ سوچا۔
۶) جو کچھ پاس ہوتا غریبوں اور بے کسوں میں تقسیم کر دیتے۔
۷) مظالم کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔
۸) آپؐ اقوال سے زیادہ اعمال پر زور دیتے۔
۹) امیر غریب سے یکساں سلوک کرتے۔
۱۰) غارِ ثور سے سفر شروع کر کے میثاق مدینہ پر تمام ہوا۔
۱۱) سیرت النبیؐ سے ہر انسان رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

سرگرمی نمبر 3 گھر کا کام

۱) طلبہ کو تلقین کریں کہ حضورؐ کی سیرت طیبہ کو لکھ لائیں۔
۲) دوسرے روز گروپ لیڈرز کی مدد سے کام کی پڑتال کریں۔

تاریخ اسلام بارھویں جماعت کیلئے

تصور تدریس: بنوعباس کے زوال کے اسباب

تدریسی مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

١) بنوعباس کے دور حکومت کا عرصہ بتاسکیں۔
٢) بنوعباس کے زوال کے اسباب کی وضاحت

تدریسی معاونات:

تختہ سیاہ
چاک
کمرہ جماعت میں موجود اشیاء

بنوعباس کے زوال کے اسباب:

عروج وزوال کی کہانی بہت پرانی ہے۔دنیا کی جو چیزیں بھی اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہیں۔اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔بنوعباس کے زوال کے اثرات دراصل اس کی بنیاد ہی میں موجود تھے۔بنوامیہ کے خلاف جو تحریک چلی تھی وہ صرف بنی ہاشم کی تھی۔بنوعباس نے تقریباً 500 سال حکومت کی۔بغداد دنیائے اسلام کا مرکز بنا۔علم وتہذیب کا گہوارہ قرار دیا گیا۔لیکن آخر کار ہلاکو خان کے ہاتھوں ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔

زوال کے چیدہ چیدہ اسباب درجہ ذیل ہیں۔

١) عیاش حکمران: ابتدائی دور کے چند خلیفہ اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک تھے۔بعد میں خلفاء عیش وعشرت میں پڑھ گئے۔حکومتی معاملات میں کوئی دلچسپی نہیں۔دن رات شراب موسیقی اور دوشیزاؤں کی محفلوں میں بسر ہوتے۔عوام کی حالت سے غافل عوام اوران کے درمیان فاصلے عوام کا اعتماد کھو بیٹھے اور تباہی ہوئی۔

٢) شیعان علی کے ساتھ سلوک: ابتدا میں عباسیوں نے شیعان علی کے ساتھ مل کر بنوامیہ کے خلاف تحریک چلائی تھی۔لیکن اقتدار پر خود قابض ہو گئے۔شیعان علی کو ساتھ ملانے کی کوشش کرتے رہے۔لیکن یہ فاصلے بڑھ گئے۔عوام کی ہمدریاں زیادہ تر شیعان علی کے ساتھ تھیں۔انہوں نے ہلاکو خان کو دعوت دی اور

بغداد کو تباہ و برباد کر دیا۔

۳) عجمیوں کے ساتھ سلوک: بنوامیہ کی حکومت کا دارو مدار عربوں پر تھا۔تمام کلیدی آسامیاں عربوں کے پاس تھیں۔بنوعباس بر سر اقتدار آئے تو انہوں نے ایرانیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ہارون الرشید کے پورے خاندان کو تباہ و برباد کر ڈالا اس لئے ایرانی بدظن ہو گئے۔اور ان کی ہمدردیاں بھی دوسروں کے ساتھ ہو گئیں۔بنوعباس کے محل کی بنیادیں دن بدن کھوکھلی ہوتی گئیں۔

۴) ترکوں کا اقتدار میں شامل ہونا اور صوبوں کی خودمختاری:

ایرانی اور عرب بنوعباس سے بیزار تھے۔اب بنوعباس نے حکومت چلانے کیلئے نئے لوگوں کی تلاش شروع کر دی،اس خلاء کو پر کرنے کیلئے معتصم نے ترکوں کو بڑے بڑے عہدے دے کر اقتدار میں شامل کر لیا۔عباسیوں کی یہ خطرناک غلطی تھی۔ترک اقتدا دنے اخری عباس خلیفوں کو مفلوج کر کے رکھ دیا۔اور بنو عباس کی تباہی کا سبب بنے۔

۵) نسلی تعصب: عرب غیر عرب سے نفرت کرتے تھے۔مسلمان فرقے غیر مسلم کے خلاف سازشیں بناتے رہتے تھے۔ایرانی عربوں سے بیزار رہتے تھے۔خلفاء بے بس تھے۔ان کے اختلافات ختم کرنے میں ناکام رہے۔خود تباہی کے دھانے جا پہنچے۔

۶) خلفاء کی فوج سے غفلت: بنوعباس کے اخری خلفاء عیاش تھے۔انہوں نے فوج پر کوئی توجہ نہ دی۔فوج میں بھی عیاشیوں نے جنم لیا۔اب فوجی سپاہی کم اور عیاش زیادہ تھے۔فوج میں بیرونی حملہ آوروں کا مقابلہ کرنیکی بہت ہی کم سکت تھی۔

۷) اقتصادی بدحالی: خلفاء نے اپنی فضول خرچیوں کو پورا کرنے کیلئے عوام پر مختلف قسم کے ٹیکس لگانا شروع کر دیا۔جس سے اقتصادی بدحالی ہوئی۔

۸) ہلاکو خان کا حملہ: ہلاکو خان کا طوفانی حملہ بنوعباس کی صدیوں پرانی تہذیب اور تمدن،علمی خزانے کو دریاؤں کی نظر کر دیا۔اور ذلت اور رسوائی کو بنو عباس کا مقدر بنا دیا۔